

چاردن قربانی کی مشروعیت



ابوالفوزان کفایت اللہ سنبلی

ناشر

اسلامک انفارمیشن سینٹر ممبئی

IC Islamic Information Centre

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَيَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ عَلٰى مَا رَفَعُوْهُمْ مِنْ مَّهِمَّةٍ الْاَنْعَامِ
اور جو چاہے اللہ کے ان کویتے میں خاص دنوں میں ان پر اللہ کا نام ذکر کریں۔

(الحج ۲۸)

چار دن قربانی کی مشروعیت

از

ابو الغزالی کفایت اللہ المتنبی

نشر

اسلامک انفارمیشن سینٹر، کرلا، ممبئی۔

اسلامک انفارمیشن سینٹر، ممبئی

اسلامک انفارمیشن سینٹر اپنی خدمات و خدمات سے ایک خاص بین کی اہمیت کے لیے خوش ہے۔ قرآن و سنت جمادی و دعوت کی اساس اور حج حلت سے دلچسپی کا اہم سہ ہے۔ وہ مقام افراد اور تنظیمیں جو قرآن و سنت کی پاداشی توجہ کے بغیر شرک و بدعات کے قلع قمع اور اسلام میں بدعت کے فروغ کے لیے کام کر رہی ہیں ہم ان کے ہر ممکن تعاون کے لیے تیار ہیں اور ان سے ہر ممکن تعاون کی درخواست کرتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں اور عطاقات میں بدعت و دعوت کی کام کی تنظیم کی جائے۔ وہ افراد جو انفرادی طور پر دعوت کا کام کر رہے ہیں ان کی تربیت اور ان کو عملی پہلو اور دعوتی مواد فراہم کیا جائے۔

ہم چاہتے ہیں کہ دعوت دین کو لاغ اور تربیل کے جدید وسائل سے آراستہ کیا جائے۔ تاکہ ہماری دعوت ان مسائل کے ذریعہ دنیا کے ایک ایک گوشہ تک پہنچ سکے۔

دعوت کا دعوتی محاذ بہت وسیع ہے۔ تعلیمی، معاشی، ملاقاتی، دینی، سیاسی، اخلاقی، اعتقادی، فروعی، مبارک دعوت کے میدان ہیں۔ دعوتی نیک تنظیمیں بعض افراد کو اپنے ان سارے دعوتی میدانوں کا حق دار نہیں رکھتے۔ اس لیے وقتاً فوقتاً وہ دعوتی تنظیمیں جو دعوت کے مختلف میدانوں میں سرگرم ہیں سب کی سب کو سہارا دینی کی حق ہیں۔ اور ان ساری تنظیموں کے درمیان ایک جگہ تعامل کا راستہ بنانا چاہیے تاکہ دعوت کا حق دار ہمیں دیا جاسکے۔

ہم اللہ کے فرمایا کوسار سے ایمان پورا، رسول کی اطاعت کوساری اہل منزل پر تامل کیا۔ تاکہ اس کے لیے کام کر رہے ہیں۔ ہم اس بات کا آپ کو پورا یقین دلاتے ہیں کہ آپ علم اور استطاعت کی آخری حد تک ہم اس حق و معاملہ قرآن و سنت کی پیروی میں آپ کے ہمراہ ہیں۔ کون سی باتیں ہمیں چاہو گے اور ان کو سارا آسان ہم پر سہا کرے گا اور اس میں آپ کے رہ جانے میں ہم اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت شروع کریں۔

حق الحاصل نہیں ہماری دعوتی ترجیح ہے۔ اس سے آگے نہ بڑھ کر چرے، حد حرج اور اس سے بھی آگے بڑھ کر پوری دنیا میں اپنا دعوتی حلیہ رکھ کر چلا کر دینا چاہتا ہوں۔ اس میں ہر ملکتیں چاہتے تھانے دی گئے لیکن اللہ کے فضل سے ہر کسی کو یہ نہیں دیا۔ ہم اس کی دست سے بالکل بھی مایوس نہیں۔ ویسے بھی ہم نے ساری شروعات ایک پھر کے قدم سے ہوئی ہے۔ اور ہم تو بچہ بھی ان اہل حق بہت سے چاہتے ہیں۔ اللہ باریک بین ہے۔ اور آپ کا تعاون سارا کام جاسکے گا۔ دعا ہے کہ آپ اپنی تہذیب و ملت تک پہنچ سکتے ہیں۔

اللہ ہمارے ہمراہ ہو۔ آپ کے تعاون کو خواہ اس قدر سے بڑھائے۔

جملہ حقوق محفوظ رہیں بحق مؤلف

نام کتاب	چاردن قربانی کی مشروعیت
مؤلف	ابوالقویران کفایت اللہ السابلی۔
ناشر	اسلامک انفارمیشن سینٹر، کراہ، ممبئی۔
اشاعت	۲۰۱۳ء۔
تعداد	۱۰۰۰۔
قیمت	۳۰ روپے۔

ملنے کے پتے :-

- پتہ اسلامک انفارمیشن سینٹر، کراہ، ممبئی۔
- پتہ عمری بک ڈپوزٹرز، تعلیم القرآن، اشوک نگر، کراہ، ممبئی۔
- پتہ مدرسہ رحمانیہ سلفیہ، کمارا من نگر، دیکھن وازی، کووٹلی، ممبئی۔
- پتہ مدرسہ تحویر الاسلام، سعد اللہ پور، پوسٹ کسمبی، سدھارتھ نگر، (یو۔ پی)۔
- پتہ سرگز مکتبہ الاسلام، ابوالان ہمدردی، مسلم چوک، گلبرگ، کراہ، ممبئی۔

کتاب منگانی کے لئے رابطہ نمبر:-

09869643492

فہرست مضامین

صفحہ	تفہرست مضامین
۴	حرف اول
۵	باب اول: چاردن قربانی کی مشروعیت
۵	فصل اول: چاردن قربانی کی مشروعیت پر قرآنی آیات
۵	پہلی آیت
۷	دوسری آیت
۹	فصل دوم: چاردن قربانی کی مشروعیت پر احادیث صحیحہ
۹	پہلی حدیث: (حدیث رمل من اصحاب النبی ﷺ کی مفصل تحقیق)
۱۸	دوسری حدیث: (حدیث جبر بن مطعم ﷺ کی تحقیق اور حافظ زبیر علی زئی پر رد)
۲۹	تیسری اور چوتھی حدیث: (حدیث ابی ہریرہ، ابی سعید رضی اللہ عنہما کی مفصل تحقیق)
۳۳	فصل سوم: چاردن قربانی کی مشروعیت پر اقوال صحابہ
۳۷	فصل چہارم: چاردن قربانی کی مشروعیت پر قیاس صحیح
۳۸	فصل پنجم: چاردن قربانی کی مشروعیت پر دلالت لغت
۳۹	باب دوم: چاردن قربانی سے متعلق اقوال تابعین و ائمہ و اہل علم
۳۹	فصل اول: چاردن قربانی اور تابعین
۴۱	فصل دوم: چاردن قربانی اور ائمہ اربعہ
۴۳	فصل سوم: چاردن قربانی اور محدثین و اہل علم
۴۵	باب سوم: صرف تین دن قربانی کے موقف کی حقیقت
۴۵	فصل اول: صرف تین دن قربانی کا موقف بے دلیل ہے
۴۷	فصل ثانی: صحابہ کی طرف غلط نسبت کی وضاحت اور حافظ زبیر علی زئی پر رد
۵۵	فصل ثالث: اجماع کا جھوٹا دعویٰ اور جمہور سلف و اہل علم کے موقف کی وضاحت

حرف اول

عید الاضحیٰ کے موقع پر یہ مسئلہ بھی موضوع بحث بن جاتا ہے کہ قربانی کُل کتنے دن کی جاسکتی ہے؟ اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن قرآن و صحیح احادیث سے چاردن قربانی کا ثبوت ملتا ہے امت کی اکثریت نے یہی موقف اپنایا ہے۔ زیرِ نظر رسالہ میں اس موقف کے دلائل کا تذکرہ کیا گیا ہے اور ساتھ ہی ان لوگوں کے دلائل کا بھی جائزہ لیا گیا ہے جو صرف تین دن قربانی کے قائل ہیں۔

ہمارا یہ اصول ہے کہ ہم اپنی کوئی بھی تحریر اشاعت سے قبل کسی بھی عالم کے سامنے نظر ثانی کے لئے ہرگز نہیں پیش کرتے اور نہ ہی ہم اسے کسی بھی صورت میں درست سمجھتے ہیں بلکہ ہماری نظر میں ایسا کرنے سے بہت سارے نقصانات ہیں۔

مثلاً ممکن ہے نظر ثانی کرتے والا کسی ایسی بات کو غلط کہہ دیے جسے دوسرے اہل علم صحیح سمجھتے ہوں اسی صورت میں اگر نظر ثانی کرنے والے کی بات مان کر تحریر سے وہ حصہ نکال دیا جائے تو اس سے متعلق دیگر اہل علم کے تاثرات سے محروم ہونا پڑے گا۔

اسی طرح بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض لوگ نظر ثانی والی شخصیت کا نام دیکھ کر یہ سمجھ بیٹھتے ہیں کہ تحریر میں ان کا بھی بہت بڑا حصہ ہوگا پھر کسی اور کی محنت کسی اور کی طرف منسوب ہو جاتی ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ نظر ثانی کرنے والوں کی یہ صورت حال بھی ہوتی ہے کہ وہ محض مطابقت کرنے ہی پر اکتفاء کرتے ہیں اور بڑی لاپرواہی سے سارے مواد کی تصدیق کر دیتے ہیں جب کہ دوسری طرف کچھ لوگ نظر ثانی کا ثبوت دینے کی خاطر اور اپنی قوتِ نظر کا رعب ڈالنے کے لئے سیدھی سا دھجی بات کو بھی خواہ مخواہ غلط و غیر مناسب کہہ ڈالتے ہیں۔

یہ اور اس جیسی کچھ مصیبتیں ہیں جن کی بنا پر ہم قطعاً اپنی کوئی تحریر اشاعت سے قبل کسی بھی شخصیت کے سامنے نظر ثانی کے لئے ہرگز پیش نہیں کرتے۔ البتہ تحریر کی اشاعت کے بعد ہم تمام قارئین کے تاثرات و مؤاخذات کا استقبال کرتے ہیں اور ہر طرف کی بات سننے کے بعد اللہ سے دعا گو ہوتے ہیں کہ وہ ہمیں صحیح اور غلط میں تمیز کی توفیق دے۔

(بوالغوث رحمہ اللہ) کتابت اللہ (المندلی)

باب اول

چاردن قربانی کی مشروعیت

اس باب میں چاردن قربانی سے متعلق دلائل کا تذکرہ ہوگا اور بتایا جائے گا کہ چاردن قربانی قرآنی آیات، اور متعدد احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ اور کئی ایک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف بھی یہی قول منسوب ہے نیز قیاس حج اور ذلالت لغت سے بھی اسی موقف کی تائید ہوتی ہے۔

فصل اول

چاردن قربانی کی مشروعیت پر قرآنی آیات

پہلی آیت:

سورہ بقرہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ عرفات و مزدلفہ سے حجاج کرام کی واپسی کے بعد دورانِ قیام منیٰ میں انہیں خصوصیت کے ساتھ اپنے ذکر کا حکم دیتے ہوئے ایک جگہ فرماتا ہے:

﴿وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا أَثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا يُجْزَىٰ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ﴾

”یعنی تم کتنی کے چند دنوں میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ پس جو کوئی دو دن گزار کر (منیٰ سے) جلدی روانہ ہوتا چاہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور جو دیر میں آگیا چاہے (یعنی تین دن گزار کر) تو اس پر بھی جو پرہیزگاری کرے کوئی گناہ نہیں ہے۔“ (البقرہ ۲۰۳)۔

اس آیت کریمہ میں باقیاتِ منسبین ”ایام مَّعْدُودَاتٍ“ سے ایام تشریق یعنی ذی الحجہ کی ۱۲، ۱۳، ۱۴ تاریخ مراد ہے۔ چنانچہ علامہ قمر طیبی اپنی (تفسیر ۱/۳) میں اس سلسلے میں لکھتے ہیں کہ:

”اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو کتنی کے چند دنوں میں اپنے ذکر کا حکم دیا ہے اور یہ (کتنی کے دن) یوم الآخر (قربانی کا دن یعنی ذی الحجہ) کے بعد کے تین روز ہیں جن میں یوم الآخر داخل نہیں ہے کیونکہ اس بات پر لوگوں کا اجماع ہے کہ قربانی کے دوسرے دن (یعنی گیارہ کو) کوئی حاجی منیٰ سے کوچ نہیں کر سکتا۔ اور اگر یوم الآخر ”ایام مَّعْدُودَاتٍ“ میں داخل ہوتا تو پھر (موجب حکم قرآنی) بجائے بارے کے لئے گیارہ کو منیٰ سے کوچ کرنا درست ہوتا، کیونکہ وہ کتنی کے (تین دنوں میں سے) دو روز گزار چکا ہے۔ (اور اللہ تعالیٰ

نے دو روز گزرا چکے کے بعد منی سے کوچ کرنے کی اجازت دی ہے۔“

اور (تفسیر طبری: ۱/۲۰۲) میں امام طبری اس سلسلے میں یوں رقمطراز ہیں

”ایام مغذو دات“ جمعرات کو نکلتی مارنے کے ایام ہیں جیسا کہ مفسرین کے اقوال سے واضح ہے

چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ: ”یہ کفنی کے ایام“ ایام تشریق ہیں جو قربانی کے دن کے

بعد تین روز ہیں۔ امام مالک، ضحاک و دیگر اہل علم سے بھی یہی منقول ہے۔“

اور (احکام القرآن: ۱/۱۳۱) میں ابن العربی فرماتے ہیں کہ:

”ایام مغذو دات“ سے مراد ایام منی ہیں جو یوم النحر کے علاوہ تین دن ہیں کیونکہ یہ اقل جمع ہے، نیز

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے اسے بیان کر کے ہر طرح کے اشکال کو ختم کر دیا۔“

یہی نہیں بلکہ امام رازی (تفسیر کبیر: ۲۰۸/۵) علامہ شوکانی (فتح القدیر: ۲۰۵/۱) و دیگر اہل علم نے ”ایام

مغذو دات“ کے ایام تشریق ہونے پر امت کا اجماع نقل کیا ہے۔

نصوص بالا سے یہ بات بالکل واضح ہو گئی کہ آیت کریمہ میں وارد ”ایام مغذو دات“ سے مراد

باجماع امت ایام تشریق ہیں یعنی ذی الحجہ کی (۱۳، ۱۲، ۱۱) تو اب یہ پتہ کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کفنی کے

دنوں میں اپنے ذکر کا جو حکم دیا ہے اس سے اس کی کیا مراد ہے؟ سو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اس آیت میں اگر

چہ ”ذکر“ کا لفظ مطلق وارد ہوا ہے لیکن اسی سلسلے کی دوسری آیت جو سورہ حج میں وارد ہوئی ہے اس سے ذکر

کی وضاحت ہو جاتی ہے کہ اس سے مراد ایام تشریق میں قربانیوں کے ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینا ہے

چنانچہ اس سلسلے میں علامہ ابن کثیر اپنی تفسیر (مختصر تفسیر ابن کثیر: ۱۸۳/۱) میں رقمطراز ہیں کہ:

”ایام مغذو دات“ میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ قربانی کے جانوروں کو ذبح کرتے

وقت ان پر اللہ کا نام لیا جائے۔ اور یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ اس سلسلے میں رائج امام شافعی کا مسلک ہے

کہ قربانی کا وقت یوم النحر سے لے کر ایام تشریق کے آخری دن تک (یعنی ۱۳ تک) ہے۔“

نیز امام رازی نے اپنی (تفسیر: ۲۰۸/۵) میں اس آیت کے ضمن میں اعدادی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ:

”ایام تشریق یوم النحر کے بعد کے تین دن ہیں۔ یوم النحر کے ساتھ یہ تین دن بھی قربانی کے ایام ہیں۔“

❦ دوسری آیت:

اسی سلسلے میں ایک دوسری آیت سورہ حج میں وارد ہوئی ہے جس میں اللہ تعالیٰ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو

حج کی منادی کا حکم دیتے ہوئے، نیز حج کے فوائد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ .

لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ عَلَى مَا رَزَقْنَاهُمْ مِنْ بَهِيمَةٍ

الْأَنْعَامِ فَاكْلُوا مِنْهَا وَأَطِيعُوا أَوَائِلَ الْبَنَاتِ الْفَقِيرِ﴾

”یعنی اے ابراہیم! تو لوگوں میں حج کی منادی کر دے، وہ پیادہ اور دہلی پتکی اونٹنیوں پر سوار و درواز

راستوں سے تیرے پاس آویں گے، تاکہ اپنے نفع کے کاموں کو دیکھیں اور جو چاہے اللہ نے ان کو

دیئے ہیں خاص دنوں میں ان پر اللہ کا نام ذکر کریں۔ پھر تم اس میں سے خود کھاؤ اور محتاج فقیروں کو بھی

کھلاؤ۔“ (النح: ۲۶۲-۲۸۰)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ”ایام معلومات“ میں جانوروں پر اللہ کا نام لینے کا حکم دیا ہے۔

ان ”ایام معلومات“ سے جمہور مفسرین کے نزدیک ایام تشریق مراد ہیں۔ چنانچہ امام رازی (التفسیر

الکبیر: ۳۸۰/۲۳) امام ابن کثیر (مختصر تفسیر ابن کثیر: ۵۳۰/۲۴) و دیگر مفسرین و شارحین حدیث نے ”ایام

معلومات“ کے سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اس سے مراد یوم النحر اور

اس کے بعد کے تین دن ہیں۔

امام رازی ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اسی قول کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ: ”ابو مسلم نے بھی اسے

اختیار کیا ہے اور یہی ابو یوسف و محمد کی بھی رائے ہے۔ اور ان دنوں کا ”ایام معلومات“ کہنے کی وجہ یہ ہے

کہ یہ دن عربوں کے نزدیک قربانی کے ایام کی حیثیت سے جانے جاتے تھے۔“

نیز امام ابن کثیر رحمہ اللہ کے بقول یہ امام احمد رحمہ اللہ کا بھی ایک قول ہے اور علامہ شوکانی رحمہ اللہ نے

اپنی تفسیر (فتح القدیر: ۲۰۵/۱) میں ابن زید کی طرف بھی اس قول کی نسبت فرمائی ہے۔ اور علامہ ابن حجر

عسقلانی فتح الباری میں حقیقت کے عظیم علم بردار علامہ طحاوی کی طرف اس قول کی نسبت کرتے ہوئے لکھتے

ہیں کہ:

”امام طحاوی نے ”ایام مغلو مات“ سے یوم النحر اور اس کے بعد کے تین دن کو مراد لینا اس لئے رائج سمجھا ہے کہ یہ آیت بتاتی ہے کہ ”ایام مغلو مات“ قربانی کے دن ہیں۔ اور قربانی کے دن یہی چاروں دن ہیں سو ویں ذی الحجہ اور اس کے بعد کے تین دن۔“

امام قرطبی اپنی تفسیر (۴/۱۲) میں ”ایام مغلو مات“ میں اللہ کا ذکر کرنے کی تشریح و توضیح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”ان ایام میں اللہ کا ذکر کرنے سے مراد یہ ہے کہ قربانی کو ذبح یا نحر کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے مثلاً یہ دعا پڑھی جائے۔ ”باسم اللہ و اللہ اکبر اللہم منك و لك“ ساتھ ہی یہ آیت پڑھی جائے ان صلاحتی و لسکمی۔ (آیہ کفار) (جانوروں) کو اپنے بتوں کے نام ذبح کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا کہ ذبح کے وقت اللہ کا نام لینا ضروری ہے۔“

علامہ شوکانی نے بھی اپنی تفسیر (۳/۳۳۸) میں اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر کچھ اسی انداز پر کی ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:

”مطلب یہ ہے کہ بندے اپنی قربانیوں کو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیں۔ نیز اس سلسلے میں یہ بات بھی کہی گئی ہے کہ ”ذکر“ ذبح کرنے سے کنایہ ہے کیونکہ یہ اس سے منسلک نہیں ہوتا، اور اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَعَلَىٰ مَا رَزَقْنَاهُمْ مِنْ بَيْهٍمِ الْأَنْعَامِ﴾ سے پتہ چلتا ہے کہ ”ایام مغلو مات“ ایام نحر ہیں۔“

مولانا انعام اللہ صاحب قاسمی حفظہ اللہ اپنے رسالہ ”ایام قربانی“ میں اللہ تعالیٰ کے اس قول کی مزید وضاحت کے لئے علامہ رازی و خطابی کے قصوں کو نقل کرتے کے بعد صفحہ ۲۳ میں لکھتے ہیں:

”اس حکمت کا یہ مفہوم ہوا کہ ایام نحر یعنی یوم النحر کے بعد تین دن دور جاہلیت ہی سے قربانی کے دن تھے جن کو شریعت اسلامیہ نے برقرار رکھا اور ان کے تعداد میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔ البتہ صرف اس میں تبدیلی کر دی کہ پہلے لوگ اپنی قربانیاں بتوں کے نام کرتے تھے اور اسلام نے اللہ کے لئے مخصوص کر دیا۔“

سورہ حج آیت ۳۸ پر نگاہ ڈالنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا امام خطابی کی بیان کردہ حکمت کی وضاحت کے لئے ہی اس آیت کا نزول ہوا تھا۔۔۔ ایام مغلو مات پہلے سے معلوم دن وہی ہیں جن میں ایام جاہلیت کے لوگ طواغیت کے ناموں پر قربانیاں کیا کرتے تھے اور ان قربانیوں کا گوشت خود نہیں

کھاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قربانیاں تو تم انھیں دنوں میں کرو جن دنوں میں پہلے کیا کرتے تھے مگر بتوں کے نام کے بجائے اللہ کا نام لے کر کیا کرو۔ اور ان میں سے کھانا بھی اور کھانا بھی۔ گویا اس آیت کا مقصد نزول، ایام تشریق کو ایام قربانی ثابت کرنا ہے اور اس، اور ایام تشریق با اتفاق علماء و باجماع امت یوم النحر کے بعد تین دن گیارہ، بارہ، سترہ و ذی الحجہ ہے۔

اہم نوٹ:

اس فصل کی پوری بحث الفاظ سمیت استاذ محترم ذاکمہ بفضل مدنی حفظہ اللہ کے ایک فتویٰ سے منقول ہے دیکھئے، (مجلہ ”الامیر“ نئی دہلی ستمبر ۱۹۹۱ء ص ۳۶)۔

فصل دوم

چاردن قربانی کی مشروعیت پر احادیث صحیحہ

پہلی حدیث: (حدیث رجال من اصحاب النبی ﷺ):

امام بیہقی رحمہ اللہ (التوفی: ۴۵۸ھ) نے کہا:

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، ثنا الْحَارِثُ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ، ثنا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، عَنْ ابْنِ خُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ نَافِعَ بْنَ خَبِيرٍ بْنَ مُطْعَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ سَمِعَهُ نَافِعَ بْنَ قَسِبَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ غِفَارٍ: ”قُمْ فَأَذِّنْ أَنَّ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَأَنَّهَا أَيَّامُ أَكْلِ وَشَرِبِ أَيَّامٍ مَنَى“ زَادَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى: وَذَبْحِ، يَقُولُ: أَيَّامُ ذَبْحِ، ابْنُ خُرَيْجٍ يَقُولُ:

ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غفاری صحابی سے کہا کہ تم کھڑے ہو اور اعلان کرو کہ جسے جنت میں صرف مؤمن ہی جا سکتے اور ایام نحر (ایام تشریق) یہ کھانے پینے کے دن ہیں، ابن جریر کہتے ہیں کہ ان کے استاذ سلیمان بن موسیٰ نے اسی حدیث کو بیان کرتے ہوئے

ذبح کے لفظ کا اضافہ کیا ہے، یعنی وہ یہ بھی روایت کرتے تھے کہ یذبح کے دن ہیں۔ (السیر الکبریٰ للہی: ۳۶۸/۱۹ رقم: ۱۹۲۷۰ ت مرکز حجاز)۔

اس حدیث کی سند صحیح ہے علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو بالکل صحیح قرار دیا ہے۔ (الصحيحة: ۶۲۶ تحت الرقم: ۲۴۷۶)۔
اس کے راویوں کا مختصر تعارف ملاحظہ ہو:

❁ نافع بن جبیر النوفلي:

صحابی رسول سے اس حدیث کو نقل کرنے والے نافع بن جبیر النوفلي ہیں، آپ بخاری و مسلم سمیت کتب ستہ کے رجال میں سے ہیں اور بالاطفاق امام ہیں۔
حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی: ۸۵۳ھ) نے ان کے بارے میں محدثین کے اقوال کا خلاصہ کرتے ہوئے کہا: ثقة فاضل، یہ ثقہ فاضل ہیں (تقریب التہذیب: لائن حجم: رقم: ۷۲-۱۷)۔

❁ عمرو بن دينار المكي:

آپ بھی بخاری و مسلم سمیت کتب ستہ کے رجال میں سے ہیں اور بالاطفاق امام اور زبردست امام ہیں۔
حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی: ۸۵۴ھ) نے ان کے بارے میں محدثین کے اقوال کا خلاصہ کرتے ہوئے کہا: ثقة ثبت، یہ ثقہ ثبت ہیں (تقریب التہذیب: لائن حجم: رقم: ۵۰۶)۔

❁ سليمان بن موسى القرشي:

آپ صحیح مسلم اور سنن اربو کے رجال میں سے ہیں اس کے ساتھ ساتھ آپ بہت بڑے فقیہ اور امام ہیں، امام ذہبی رحمہ اللہ نے انہیں امام الکبیر یعنی بہت بڑے امام اور مفتی و مشق کہا ہے۔ (سیر اعلام النبلاء للذهبي: ۲۳۳)۔

❁ امام ابن سعد رحمہ اللہ (المتوفی: ۲۳۰ھ) نے کہا:
كان ثقة.

یہ ثقہ تھے (الطبقات لابی سعد: ۳۸۱/۷)۔

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ (المتوفی: ۳۶۵ھ) نے کہا:
وهو عندي ثبت صدوق.

یہ میرے نزدیک ثبت اور صدوق ہیں (الکامل فی طبقات الرجال لابن عدی: ۲۶۶/۴)۔

❁ امام دارقطنی رحمہ اللہ (المتوفی: ۳۸۵ھ) نے کہا:

سليمان بن موسى، من الثقات الحفاظ.

سليمان بن موسى حفاظ اور ثقہ لوگوں میں سے ہیں (علل الدارقطني: ۱۱۵/۱)۔

اس کے علاوہ اور بھی متعدد محدثین نے انہیں ثقہ کہا ہے بعض سے معمولی جرح منقول ہے لیکن مرتج اور واضح توثیق کے بالظاہر اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے مزید تفصیل کے لئے دیکھئے: عبادۃ التحقیق فی تصحیح امام الشریف ص: ۵۴ تا ۵۵، از علامہ محدث محمد رئیس ندوی رحمہ اللہ۔

❁ عبد الملك بن عبد العزيز بن جريج:

آپ بھی بخاری و مسلم سمیت کتب ستہ کے رجال میں سے ہیں اور زبردست ثقہ راوی ہیں۔
حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی: ۸۵۳ھ) نے ان کے بارے میں محدثین کے اقوال کا خلاصہ کرتے ہوئے کہا: ثقة فاضل، ثقہ فاضل ہیں (تقریب التہذیب: لائن حجم: رقم: ۱۹۳-۱)۔
آپ زبردست ثقہ ہونے کے باوجود بھی مدلس ہیں لیکن یہاں پر آپ نے بالجزم زیادتی والی بات کی نسبت براہ راست اپنے استاذ سلیمان بن موسیٰ کی طرف کی ہے لہذا یہاں تدلیس کے اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

❁ روح بن عباد القيسي:

آپ بھی بخاری و مسلم سمیت کتب ستہ کے رجال میں سے ہیں اور زبردست ثقہ راوی ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی ۸۵۲ھ) نے ان کے بارے میں محدثین کے اقوال کا خلاصہ کرتے ہوئے کہا: ثقة فاضل له تصانیف۔

ثقة فاضل ہیں ان کی تصانیف ہیں (تقریب التہذیب لآلین حجر، رقم: ۱۹۶۲)۔

الحارث بن ابی اسامہ التمیمی:

امام ابراہیم بن اسحاق الحرلی رحمہ اللہ (المتوفی ۲۸۵ھ) نے کہا:

اسمع منه فإلله ثقة۔

ان کی حدیث سنو یہ ثقہ ہیں (تاریخ بغداد، مطبعة السعادة: ۲۸۸/۱ و اسنادہ صحیح)۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ (المتوفی ۳۸۵ھ) نے کہا:

صدوق۔

یہ سچے ہیں (سؤالات الحاكم للدارقطنی، ص: ۲۹۰)۔

خطیب بغدادی رحمہ اللہ (المتوفی ۴۶۳ھ) نے کہا:

كان ثقة۔

یہ ثقہ تھے (تاریخ بغداد، مطبعة السعادة: ۲۸۸/۱)۔

ایک سند جس میں حارث بھی ہیں، اس کے بارے میں امام ابن عبد البر رحمہ اللہ (المتوفی ۴۶۳ھ)

نے کہا:

رجال إسناده هذا الحديث ثقات كلهم۔

اس سند کے تمام رجال ثقہ ہیں (الإتصاف لآلین عبد البر، ص: ۱۷۶)۔

امام ذہبی رحمہ اللہ (المتوفی ۷۴۸ھ) نے کہا:

الحارث نفسه ثقة۔

حارث فی نفسہ ثقہ ہیں (تاریخ الإسلام من رسلان: ۷۴۲/۶)۔

تنبیہ:

نومولود جماعت المسلمین یعنی فرقہ مسعودیہ میں سے کسی ٹھہ اشتیاق نے زیر بحث حدیث کو ضعیف ثابت کرتے کرتے کہا:

”حارث بن ابی اسامہ کا حال معلوم نہیں“ (کیا خاصی جانور کی قربانی جائز ہے، ص: ۱۶)۔

عرض ہے کہ بالاسطور میں حارث بن ابی اسامہ کی توثیق پیش کی جا چکی ہے اس سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ حارث بن ابی اسامہ معروف ثقہ راوی ہیں وہیں پر یہ بھی پتہ چلا کہ فرقہ مسعودیہ کے اشتیاق صاحب نے اپنی جہالت کو دلیل کی حیثیت دے دی ہے۔ اگر موصوف کو حارث بن ابی اسامہ کا حال نہیں معلوم تھا تو آں جناب اپنی جہالت کے اظہار ہی پر اکتفا کرتے، لیکن اس سے آگے بڑھ کر محض اپنی جہالت کی بنیاد پر یہ فیصلہ کر دینا کرفلاں راوی کا حال معلوم ہی نہیں جہالت و جہالت ہے۔

احمد بن عیسیٰ بن اسماعیل الصقار البصری:

خطیب بغدادی رحمہ اللہ (المتوفی ۴۶۳ھ) نے کہا:

كان ثقة ثباتاً۔

یہ ثقہ اور ثابت تھے (تاریخ بغداد، مطبعة السعادة: ۲۸۸/۱)۔

امام ذہبی رحمہ اللہ (المتوفی ۷۴۸ھ) نے کہا:

الحافظ الثقة۔

یہ حافظ اور ثقہ تھے (تذکرۃ الحفاظ للذہبی، ص: ۸۷۶/۳)۔

امام سیوطی رحمہ اللہ (المتوفی ۹۱۱ھ) نے کہا:

الحافظ الثقة۔

یہ حافظ اور ثقہ تھے (طبقات الحفاظ للسیوطی، ص: ۳۵۹)۔

امام ابن العماد رحمہ اللہ (المتوفی ۱۰۸۹ھ) نے کہا:

الحافظ الثقة۔

یہ حافظ اور ثقہ تھے (شذرات الذهب لآلین العماد: ۲۷۷/۱)۔

تنبیہ:

نومولود جماعت المسلمین یعنی فرقہ مسعودیہ میں سے کئی محمد اشتیاق نے زیر بحث حدیث کو ضعیف ثابت کرنے کے لئے کہا:

”احمد بن حنبل پر بھی کلام ہے، صرف ابن حبان نے اپنی مادت کے مطابق لکھا ہے (تہذیب)“ کیا قصی جانوری قربانی جائز ہے (ج ۱۶)۔

عرض ہے کہ یہ سفید جھوٹ یا محمد اشتیاق صاحب کی نری جہالت ہے کیونکہ اس راوی کا تذکرہ تہذیب میں ہے ہی نہیں اشتیاق صاحب نے یا تو جھوٹ بولا ہے یا جہالت کی وجہ سے یہاں کسی اور راوی کو سمجھ لیا ہے۔ بہر حال یہ راوی ثقہ ہیں اور دنیا کے کسی بھی محدث نے ان پر سرف سے کوئی جرح کی ہی نہیں ہے۔

علی بن احمد بن عبدان الشیرازی:

خطیب بغدادی رحمہ اللہ (المتوفی ۳۶۳ھ) نے کہا:

کان ثقہ۔ (الاریح بغداد، مطبعة السعادة، ۱۳۶۹ھ)۔
یہ ثقہ تھے۔

امام ذہبی رحمہ اللہ (المتوفی ۷۴۸ھ) نے کہا:

ثقة مشہور، عالی الاستاد، (سير اعلام النبلاء للذهبي، ۳۹۸/۷)۔

یہ مشہور ثقہ اور عالی الانساب تھے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ (المتوفی ۴۵۸ھ) نے اپنے ان اسناد کے طریق سے ایک روایت نقل کر کے کہا:

هذا إسناد صحيح، (السنن الكبرى للبيهقي، ۱۱۳/۶)۔

یہ سند صحیح ہے۔

یعنی امام بیہقی رحمہ اللہ کے یا اسناد امام بیہقی رحمہ اللہ کے نزدیک ثقہ و معتبر تھے۔ واللہ اعلم۔

تنبیہ:

نومولود جماعت المسلمین یعنی فرقہ مسعودیہ میں سے کئی محمد اشتیاق نے زیر بحث حدیث کو ضعیف ثابت کرنے کے لئے کہا:

علی بن احمد بن عبدان کون ہے معلوم نہیں۔ (کیا قصی جانوری قربانی جائز ہے، ج ۱۶)۔

عرض ہے کہ یہاں بھی اشتیاق مسعودی نے اپنی جہالت کو دلیل بنالیا، فالی اللہ العظمیٰ۔

اشتیاق مسعودی کو کون سمجھائے کہ جس راوی سے موصوف اپنی جہالت کا اعتراف کر رہے ہیں وہ امام بیہقی رحمہ اللہ کے استاذ ہیں اور امام بیہقی سمیت متعدد محدثین کی نظر میں یہ ثقہ ہیں نیز دنیا کے کسی بھی محدث نے ان پر معمولی سی جرح بھی نہیں کی ہے۔

تنبیہ بلیغ:

علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وهذا إسناد صحيح وحاله كلهم ثقات، لكن ليس فيه قول: "وذهب" الذي هو موضع الشاهد وإنما فيه أن ابن جريج رواد عن سليمان بن موسى، يعني مرسلًا لأنه لم يذكر إسناده فهو شاهد قوي مرسل للطرق الموصولة السابقة

اس کی سند صحیح ہے اس کے سارے رجال ثقہ ہیں لیکن اس میں ذہب کا لفظ نہیں ہے جو کہ نقل شاہد ہے بلکہ اس میں ہے کہ ابن جریج نے اسے سلیمان بن موسیٰ سے روایت کیا ہے یعنی مرسل۔ کیونکہ انہوں نے اس کی سند کر نہیں کی ہے، تو یہ مرسل گذشتہ موصول طرق کے لئے قوی شاہد ہے (الصحيح: ۶۲۱/۵ تحت الرقم ۱۲۵۷۶)۔

یعنی علامہ البانی رحمہ اللہ سلیمان بن موسیٰ کے اضافہ والی بات کو محض مرسل صحیح مانا ہے اور اسے دیگر موصول روایت کا شاہد تسلیم کر کے صحیح باور کیا ہے۔

لیکن ہمارے نزدیک سلیمان بن موسیٰ کی زیادتی کو مرسل قرار دینا غلط ہے۔

علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سلیمان بن موسیٰ نے اس کی سند کر نہیں کی ہے لیکن یہ درست نہیں ہے بلکہ صحیح بات یہ ہے کہ سلیمان بن موسیٰ نے اس کی صحیح سند ذکر کر دی ہے۔ اور یہ وہی سند ہے جس سے پوری اصل روایت منقول ہے۔

در اصل زیر بحث حدیث کی روایت میں ابن جریج کے دو استاذ ہیں ایک "عمر بن دینار" اور دوسرے "سلیمان بن موسیٰ" اور ابن جریج کے ان دونوں استاذ نے زیر بحث روایت کو نافع بن جابر

سے نقل کیا ہے۔

اگر اس کی کوئی الگ سند ہوتی تو امام بیہقی رحمہ اللہ اسے الگ سے ذکر کرتے جیسا کہ اس کتاب میں ان کا معمول ہے لیکن یہاں پر امام بیہقی رحمہ اللہ نے سلیمان بن موسیٰ سے اوپر کوئی الگ سند کر نہیں کی ہے بلکہ صرف یہ کہنے پر اکتفا کیا ہے کہ ”سلیمان بن موسیٰ نے ایام ذبح کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔“ یہ طریق اس بات کی دلیل ہے کہ دونوں کی سند یکساں ہی ہے۔

اس کو مثال سے یوں سمجھیں کہ امام احمد رحمہ اللہ نے کہا:

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي الْأَوْبَرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي قَائِمًا وَقَاعِدًا، وَخَافِيًا وَمُنْتَعِلًا. [مسند أحمد ط المسند: ۲/۲۸۱۲]

اس کے فوراً بعد امام احمد رحمہ اللہ نے کہا:

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَزَادَ فِيهِ: وَيَنْقُطِلُ عَنْ بَيْتِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ. [مسند أحمد ط المسند: ۲/۲۸۱۲]

اب کیا کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ کے دوسرے طریق میں حسین بن محمد نے مرسل بیان کیا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ ہر شخص یہاں پر یہی کہے گا کہ اس دوسرے طریق میں بھی حسین بن محمد سے آگے وہی سند ہے جو پہلے طریق میں ہے۔

ہم کہتے ہیں ٹھیک اسی طرح امام بیہقی رحمہ اللہ نے ابن جریج کا جو دوسرا طریق سلیمان بن موسیٰ تک ذکر کیا ہے اس میں بھی سلیمان بن موسیٰ سے آگے وہی سند ہے جسے امام بیہقی رحمہ اللہ پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

محدث کبیر محمد رئیس ندوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”مذکورہ بالا روایت کا حاصل مطلب ہماری سمجھ کے مطابق یہ ہے کہ ابن جریج (عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج المتوفی: ۱۵۰ھ) نے یہ بیان کیا ہے کہ سلیمان بن موسیٰ نے نافع بن جبیر سے یہ نقل کیا کہ ایک صحابی کا یہ بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں میں ایک آدمی کے ذریعہ اعلان کر دیا کہ ایام تشریق قربانی کے ایام ہیں“ [عناية التحقیق فی تصحیح إمام الترمذی، ص: ۸۶]۔

اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ بعض طرق میں پوری صراحت کے ساتھ ملتا ہے کہ ابن جریج کے استاد سلیمان بن موسیٰ نے اس حدیث کو نافع بن جبیر سے موصولاً روایت کیا ہے چنانچہ:

امام دارقطنی رحمہ اللہ (المتوفی: ۳۸۵ھ) نے کہا:

حَدَّثَنَا بِحْبِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ، نا أحمد نا أحمد بن منصور بن سیار نا محمد بن بکیر الحضرمی نا سدید بن عبد العزیز عن سعید بن عبد العزیز التوحی عن سلیمان بن موسی عن نافع بن جبیر بن مطعم عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: أيام التشريق كلها ذبائح. [سنن الدارقطنی: ۲/۲۸۱۲]

اس سند میں غور کریں یہاں واضح طور پر سلیمان بن موسیٰ، نافع بن جبیر سے یہی حدیث موصولاً روایت کر رہے ہیں۔

اس سے جہاں ایک طرف یہ ثابت ہوا کہ بیہقی کی زیر بحث حدیث میں ابن جریج سے آگے کی سند موصول ہے وہیں پر یہ بھی معلوم ہوا کہ سنن دارقطنی وغیرہ میں سلیمان بن موسیٰ سے سدید کی روایت صحیح ہے گرچہ وہ متکلم فیہ ہیں کیونکہ بیہقی کی زیر بحث روایت میں ابن جریج جیسے بلند پایہ ائمہ نے بھی سلیمان سے یہ بات موصولاً بیان کی ہے والحمد للہ۔

اسی حقیقت کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ محمد رئیس ندوی رحمہ اللہ آگے فرماتے ہیں:

”جس کا واضح مفاویہ ہے کہ نافع بن جبیر سے حدیث مذکور کو سلیمان سے نقل کرنے میں امام سعید بن عبد العزیز کی متابعت ابن جریج نے کر رکھی ہے“ [عناية التحقیق فی تصحیح إمام الترمذی، ص: ۸۶]۔

اور ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

”اس روایت کی نقل میں سعید کی معنوی متابعت و موافقت امام عبد الملک بن جریج عبد العزیز قشیری نے کر رکھی ہے۔ یہ معلوم ہے کہ متابعت خفیف الضعف مجروح راوی کی بھی معتبر ہے اور یہ ثابت ہو گیا کہ سعید بن عبد العزیز اور عبد الملک بن عبد العزیز دونوں کے دونوں حضرات اس حدیث کو متصل سند کے ساتھ بیان کرنے میں ایک دوسرے کے متابع ہیں لہذا یہ حدیث صحیح قرار پاتی ہے“ [عناية التحقیق فی تصحیح إمام الترمذی، ص: ۷۷]۔

خلاصہ بحث:

امام بیہقی کی روایت کردہ یہ حدیث بالکل صحیح و متصل ہے، اس صحیح و متصل سند کے سامنے آنے کے بعد اب ایام تشریق کے ایام ذکر ہونے والی حدیث کی تصحیح کے لئے کسی بھی اور سند کی سرے سے ضرورت ہی نہیں ہے۔ علامہ محمد رفیع ندوی رحمہ اللہ نے بھی کہا:

”سلیمان سے ابن جریر کی روایت کردہ زیر بحث حدیث نے حدیث مذکور کو مزید شواہد و متابعات سے مستحکم کر دیا ہے“ (غایۃ التحقیق فی تصحیح ایام التشریق: ص: ۸۹)۔

❦ دوسری حدیث: (حدیث جبیر بن مطعم ؓ):

امام ابن حبان رحمہ اللہ (المتوفی: ۳۵۴ھ) نے کہا:

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ بِغَدَادَ، حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرٍ التَّمَارِيُّ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْقُسَيْبِيُّ فِي شَوَّالِ سَنَةِ سَبْعٍ وَعَشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "كُلُّ عِرْفَاتٍ مُوقِفٌ، وَارْفَعُوا عَنْ عِرْنَةِ، وَكُلُّ مُؤَذَّلَةٍ مُوقِفٌ، وَارْفَعُوا عَنْ مُحَسَّرٍ، فَكُلُّ فِجَاجٍ مَنَى مَنَحَرٍ، وَفِي كُلِّ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ذَبْحٌ".

صحابی رسول جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پورا عرفات وقوف کی جگہ ہے اور عرنہ سے ہٹ کر وقوف کرو اور پورا مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے اور وادی محسر سے ہٹ کر وقوف کرو اور منی کا ہر راستہ قربانی کی جگہ ہے اور تشریق کے تمام دن ذبح کرنے کے دن ہیں (صحیح ابن حبان ۱۶۶/۳، رقم: ۳۸۵۴)۔

یہ حدیث مرفوعہ متصل صحیح ہے امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے اس کی سند کے رجال کا مختصر تعارف ملاحظہ ہو:

❦ عبد الرحمن بن ابی حسین النوفلی:

امام ابن حبان رحمہ اللہ (المتوفی: ۳۵۵ھ) نے انہیں ثقات میں ذکر کرتے ہوئے کہا:

عبد الرحمن بن ابی حسین والد عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین بروی عن جبیر بن مطعم روى عنه سليمان بن موسى.

عبد الرحمن بن ابی حسین یہ عبد الرحمن بن ابی حسین کے والد ہیں یہ جبیر بن مطعم سے روایت کرتے ہیں ان سے سلیمان بن موسیٰ نے روایت کیا ہے (اللفاظ لابن حبان: ۱۰۹، ۱۱۰)۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ کے ساتھ ساتھ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی اس راہ کی کو ثقہ کہا ہے کیونکہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حجة الجمهور حديث جبیر بن مطعم رفعه فجاء منى منحرو وفي كل أيام التشريق ذبح آخره احمد لكن في سنده انقطاع و وصله الدارقطني و رجاله ثقات. (یعنی چاردن قربانی کے قائلین) کی دلیل جبیر بن مطعم کی مرفوعہ حدیث ہے کہ منی کا ہر راستہ قربان گاہ ہے اور تشریق کے ہر دن ذبح کے دن ہیں اسے امام احمد نے روایت کیا ہے لیکن اس کی سند میں انقطاع ہے لیکن امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اسے موصول بیان کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں (صحیح الباری لابن حجر: ۱۸۱)۔

عرض ہے کہ فجاج منی منحور۔۔۔ والی مکمل روایت جو موصول ہے اسے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے عبد الرحمن بن ابی حسین نے ہی روایت کیا ہے اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کے سارے رجال کو ثقہ کہا ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ عبد الرحمن بن ابی حسین ابن حبان کی طرح حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے نزدیک بھی ثقہ ہیں لہذا یہ کہنا درست نہیں ہے کہ عبد الرحمن بن ابی حسین کی توثیق میں ابن حبان منقرض ہیں۔

اگر کوئی کہے کہ فجاج منی منحور۔۔۔ والی موصول روایت کے رجال کو ثقہ کہنے کے بعد حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے دارقطنی کا حوالہ دیا ہے اور سنن دارقطنی میں یہ روایت موجود نہیں ہے بلکہ سنن دارقطنی میں ایک جو موصول روایت ہے اس کی سند میں عبد الرحمن بن ابی حسین نہیں بلکہ اس کی جگہ نافع بن جبیر ہیں۔

تو جواباً عرض ہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی مراد یہ روایت قطعاً نہیں ہو سکتی اس کی دو وجوہات ہیں:

اول:

نافع بن جبیر والی موصول روایت کے الفاظ فاج مئی منخر۔۔۔ والے الفاظ نہیں ہیں جبکہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے جس روایت کے رجال کو ثقہ کہا ہے اس میں فاج مئی منخر۔۔۔ کے الفاظ نقل کئے ہیں کما مشی۔

دوم:

نافع بن جبیر والی موصول روایت میں سوید بن عبد العزیز موجود ہے اور یہ بہت ہی مشہور و معروف ضعیف راوی ہے۔

بلکہ خود حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی مشہور کتاب تہذیب میں اسے ضعیف قرار دیتے ہوئے کہا:

سوید بن عبد العزیز بن نمیر السلمی مولاہم الدمشقی وقیل اصلہ حمصی وقیل غیر ذلک ضعیف من کبار التاسعة مات سنة ۹۴ ات ق. [تہذیب لایں حجر: رقم: ۱۶۹۲]

صرف یہی نہیں کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے سوید کو ضعیف کہا ہے بلکہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی متعدد کتب میں سوید کی مرویات کو بھی ضعیف کہا ہے۔ مثلاً دیکھئے: [تلخیص الحیر لایں حجر: ۱۱۷/۳]۔ حتیٰ کہ اسی فتح الباری میں ہی ایک مقام پر کہا:

سوید ضعیف عندهم۔

یعنی سوید محدثین کے نزدیک ضعیف ہے [فتح الباری لایں حجر: ۵۲۲/۱]۔

معلوم ہوا کہ سوید کے ضعیف ہونے پر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ پوری طرح آگاہ تھے لہذا یہ ناممکن ہے کہ آپ ایسی سند کے تمام رجال کو ثقہ بولیں جس میں سوید نامی مشہور ضعیف راوی ہو بالخصوص جبکہ اسی کتاب فتح الباری ہی میں اس راوی کو ضعیف قرار دے چکے ہوں۔

نیز وار قطنی نے عمرو بن وینار کے طریق سے بھی اسے موصول بیان کیا ہے لیکن یہ روایت بھی حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی مراد نہیں ہو سکتی کیونکہ یہاں بھی یہی دونوں و ہو بات ہیں یعنی اس میں بھی فاج مئی منخر۔۔۔ والے الفاظ نہیں ہیں اسی طرح اس میں بھی ایک بہت ہی مشہور اور سخت ضعیف راوی احمد بن

عیسیٰ الخشاب موجود ہے۔ خود حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کے بارے میں کہا: احمد بن عیسیٰ التیسی المصری لیس بالقوی۔ [تہذیب التہذیب لایں حجر: رقم: ۸۷]۔

ان دو جوہات کی بنا پر یہ ناممکن ہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے جس سند کے رجال کو ثقہ کہا ہے وہ نافع بن جبیر یا عمرو بن وینار والی سند ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ کا یہ کہنا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے امام بخاری کی تقلید میں اس کے رجال کو ثقہ کہا ہے۔ [الصحيح: ۱۵/۲۶۲]۔ بے بنیاد ہے کیونکہ امام بخاری نے صرف اور صرف موصول ہونے کی بات کہی ہے اور سند کے کسی بھی راوی کو سرے سے ثقہ کہا ہی نہیں ہے لہذا رجال کو ثقہ کہنے والی بات میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ امام بخاری کی تقلید کیونکر کر سکتے ہیں۔

اب رہی بات یہ کہ پھر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے جس طریق کے رجال کو ثقہ کہہ کر وار قطنی کی طرف منسوب کیا ہے وہ تو وار قطنی کی کتب میں موجود ہی نہیں۔

تو عرض ہے کہ یہاں پر دو باتیں ممکن ہیں۔

پہلی بات یہ کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے وار قطنی کی سنن کے بجائے کوئی ایسی کتاب مروی ہو جس تک ہماری رسائی نہیں۔

یاد دہری بات یہ ہو سکتی ہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بیہقت قلمی میں وار قطنی لکھ دیا ہے اور اصل میں وہ ابن حبان لکھنا چاہتے ہوں کیونکہ صحیح ابن حبان میں فاج مئی منخر۔۔۔ والی مکمل روایت موصو (۱) موجود ہے۔

اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی ایک دوسری کتاب میں کہا:

حدیث (حب حم): "کل عرقات موقف وارفعوا عن عرنة، وکل مزدلفة موقف وارفعوا عن محسر، وکل فجاج منی منحر، وکل ایام الفریق ذبح"

حب فی الثالث والأربعین من الثالث، أنا أحمد بن الحسن بن عبد الجبار، ثنا أبو نصر التمار، ثنا سعید بن عبد العزیز، ثنا سلیمان بن موسی، عن عبد الرحمن بن ابی حسین، عنه، به، رواه الإمام أحمد: عن أبی السغیرة وأبی الیمان، عن سعید بن عبد العزیز، عن سلیمان بن موسی، عنه، به، [تحف العقرة لایں حجر: ۶۲/۵]۔

یہاں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے (حم) یعنی مسند احمد کی منقطع روایت نقل کیا اور اس کے ساتھ میں (حب) یعنی ابن حبان کی موصول روایت ذکر کی ہے۔ اس سے اشارہ ملتا ہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ مسند احمد کی منقطع روایت کے ساتھ جس موصول روایت کو پیش نظر رکھتے تھے وہ ابن حبان والی موصول روایت ہی ہے۔

بہر حال معاملہ کچھ بھی ہو لیکن یہ بات متعین ہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے جس موصول روایت کے رجال کو ثقہ کہا ہے اس میں عبد الرحمن بن ابی حسین موجود ہے۔ اس پوری تفصیل سے معلوم ہوا کہ عبد الرحمن بن ابی حسین کو ابن حبان کے ساتھ ساتھ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی ثقہ کہا ہے اور اس کے برخلاف ان سے متعلق جرح کا ایک حرف بھی منقول نہیں ہے، پس ثابت ہوا کہ عبد الرحمن بن ابی حسین ثقہ راوی ہیں۔

● سلیمان بن موسیٰ القرشی:

آپ صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے رجال میں سے ہیں اس کے ساتھ ساتھ آپ بہت بڑے فقیہ اور امام ہیں، امام ذہبی رحمہ اللہ نے انہیں "الامام الکبیر" یعنی بہت بڑے امام اور "مفتی و مشفق" کہا ہے۔ (اعلام النبلاء للذہبی: ۱۳۳۵ھ)

● امام ابن سعد رحمہ اللہ (المتوفی: ۲۳۰ھ) نے کہا:

کان ثقة

یہ ثقہ تھے (الطبقات لابن سعد: ۱۸۷/۱۳۶)

● امام ابن عدی رحمہ اللہ (المتوفی: ۳۶۵ھ) نے کہا:

وہو عندی ثبت صدوق

یہ میرے نزدیک ثابت اور صدوق ہیں (الکامل فی شفاء الرجال لابن عدی: ۲۶۲/۴)

● امام دارقطنی رحمہ اللہ (المتوفی: ۳۸۵ھ) نے کہا:

سلیمان بن موسیٰ، من الثقات الحفاظ

سلیمان بن موسیٰ حفاظ اور ثقہ لوگوں میں سے ہیں (الدارقطنی: ۱۵۱/۱۵۵)

اس کے علاوہ اور بھی متعدد محدثین نے انہیں ثقہ کہا ہے بعض سے معمولی جرح منقول ہے لیکن صریح اور واضح توثیق کے بالمقابل اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے مزید تفصیل کے لئے دیکھئے: إعدایۃ التحقیق فی تضحیۃ اہام الشریعہ: ص ۵۶ تا ۵۷ بالاعلامیہ محدث محمد رئیس ندوی رحمہ اللہ۔

● سعید بن عبد العزیز بن ابی یحییٰ التتوخی:

آپ مسلم اور سنن اربعہ کے راوی اور بہت بڑے امام ہیں۔ حتیٰ کی امام احمد رحمہ اللہ نے ان کے اور امام اوزاعی کے بارے میں کہا:

ہما عندی سواء

یہ دونوں میرے نزدیک برابر ہیں (العلل و معرفة الرجال لأحمد: ۵۳۱/۳)

● بلکہ ابوحاتم محمد بن ادريس الرازی، (المتوفی: ۲۷۷ھ) نے کہا:

کان أبو مسهر یقدم سعید بن عبد العزیز علی الأوزاعی

ابو مسہر عبد الاطلی غسانی (متوفی: ۲۱۸ھ) انہیں امام اوزاعی پر مقدم کرتے تھے (الشرح والتعلیل لابن ابی حاتم: ۱۲۱/۴)

● اور امام احمد رحمہ اللہ نے یہاں تک کہا:

لیس بالشام رجل أصح حدیثاً من سعید بن عبد العزیز التتوخی

شام میں سعید بن عبد العزیز تتوخی سے زیادہ صحیح حدیث والا کوئی نہیں ہے (العلل و معرفة الرجال لأحمد: ۵۳۱/۳)

● امام حاکم رحمہ اللہ (المتوفی: ۴۰۵ھ) نے کہا:

سعید بن عبد العزیز التتوخی لاهل الشام کمالک بن انس فی التقدم والفضل والفقہ والامانة

سعید بن عبد العزیز تتوخی اہل شام کے لئے فضل و منزلت اور فقہ و امانت میں امام مالک کی طرح ہیں (سوالات السجری للحاکم: ص ۲۰۸)

اب جنہیں امام اوزاعی اور امام مالک کے مثل قرار دیا گیا ہے اور امام مسلم نے جن سے صحیح میں روایت

لی ہوان کے بارے میں مزید تفصیل پیش کرنے کی ضرورت نہیں حالانکہ اس زبردست اہل و توفیق کے علاوہ بھی اور بھی کئی محدثین نے ان کی سرسج توثیق کی ہے مثلاً:

❦ امام ابن عیین رحمہ اللہ (المتوفی ۲۳۳ھ) نے کہا:

ثقة.

یہ ثقہ ہیں (الشرح والتعلیل لابی ابی حاتم: ۵۳۱ و سندہ صحیح)۔
ان پر بعض معمولی جرح منقول ہے جس کی کوئی حیثیت نہیں۔

❦ عبد الملک بن عبد العزیز القشیری النسائی:

آپ مسلم اور نسائی کے راوی ہیں، آپ بالاتفاق ثقہ فاضل ہیں کسی بھی محدث نے آپ پر جرح نہیں کی ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ آپ کے بارے میں محدثین کے اقوال کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں:

ثقة عابد

آپ ثقہ عابد ہیں (تہذیب التہذیب لابی حجر: ۵۱۹)۔

❦ احمد بن الحسن بن عبد الجبار البغدادی:

آپ صحیح ابن حبان وغیرہ کے رجال میں سے ہیں اور بالاتفاق ثقہ ہیں کسی بھی محدث نے آپ پر کوئی جرح نہیں کی ہے اور کئی ایک محدث نے آپ کو صراحۃً ثقہ کہا ہے مثلاً:

❦ امام حاکم رحمہ اللہ (المتوفی ۴۰۵ھ) نے کہا:

ثقة.

یہ ثقہ ہیں (مؤالات السجری للحاکم: ص: ۱۳۵)۔

❦ خطیب بغدادی رحمہ اللہ (المتوفی ۴۶۳ھ) نے کہا:

کان ثقة.

آپ ثقہ تھے (تاریخ بغداد: مطبعة السعادية: ۸۶/۱)۔

حدیث مذکور کی سند پر حافظ زبیر علی زئی کے اعتراضات اور اس کے جوابات:

حافظ زبیر علی زئی نے اس حدیث کی سند پر دو اعتراضات کیا ہے:

اول: عبد الرحمن بن ابی حسین کی توثیق ابن حبان کے علاوہ کسی اور سے ثابت نہیں لہذا یہ راوی مجہول الحال ہے۔

دوم: حافظ البزار نے کہا: و ابن ابی حنین لم یلق جلیسر بن مطعم

اور (عبد الرحمن) ابن ابی حسین کی جلیسر بن مطعم سے ملاقات نہیں ہوئی۔ (المحرم الخوار: ۳۶۲/۸ ح ۳۳۳۳)۔ دیکھئے فتاویٰ حلب: ج ۲ ص ۱۷۸)۔

عرض ہے کہ جہاں تک پہلے اعتراض کی بات ہے یعنی یہ کہ عبد الرحمن بن ابی سعید کو ابن حبان کے علاوہ کسی نے ثقہ نہیں کہا ہے تو یہ بات غلط ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ابن حبان کے ساتھ ساتھ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی ان کی توثیق کی ہے گذشتہ طور میں پوری تفصیل پیش کی جا چکی ہے۔

دواومر اعتراض کہ امام بزار نے عبد الرحمن بن ابی حسین اور جلیسر بن مطعم کے بائین انقطاع کا دعویٰ کیا ہے تو عرض ہے کہ امام بزار کے اس دعویٰ کی کوئی حیثیت نہیں کیونکہ ابن حبان رحمہ اللہ نے صحیح ابن حبان میں اس سند کو صحیح کہا ہے جو اس بات کو مستلزم ہے کہ ابن حبان کے نزدیک یہ سند متصل ہے جیسا کہ ابن حبان نے صحیح ابن حبان کے مقدمہ میں صراحت کر دی ہے۔

یہ عام فہم بات ہے کہ جس طرح ناقہ محدث کسی سند کو صحیح کہے تو اس کی تصحیح میں سند کے رجال کی توثیق ہوتی ہے ٹھیک اسی طرح اس کی تصحیح میں سند کے اتصال اور عدم انقطاع کا بھی حکم ہوتا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی ۸۵۴ھ) ایک مقام پر فرماتے ہیں:

وقال: (یعنی المدارق قطی) هذه كلها مراسيل، (ابن بريدة لم يسمع من عائشة قلت: صحح له الترمذی حديثه عن عائشة في القول ليلة القدر، من رواية: جعفر بن سليمان، بهذا الإسناد، ومقتضى ذلك أن يكون سمع عنها، ولم أقف على قول أحد

وصفہ بالتدلیس۔

دارقطنی نے کہا یہ سب مرسل ہیں ابن بریدہ نے اماں عائشہ رضی اللہ عنہا سے نہیں سنا، میں (حافظ ابن حجر) کہتا ہوں کہ امام ترمذی نے دعائے الیہ القدر کی بابت اماں عائشہ رضی اللہ عنہا سے ابن بریدہ کی روایت کروہ حدیث کو صحیح کہا ہے یہ روایت اسی سند سے جعفر بن سلیمان سے مروی ہے۔ اور اس کا تقاضہ ہے کہ ابن بریدہ نے اماں عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے اور میں کسی کا قول نہیں جانتا جس نے ابن بریدہ کو تدلیس کہا ہو [انحاف المسيرة لابن حجر: ۱۰۱۷]۔

عرض ہے کہ اگر امام ترمذی رحمہ اللہ کی ”صحیح“ سماع کے ثبوت پر دال ہے تو امام ابن حبان رحمہ اللہ کی ”صحیح“ بدرجہ اولیٰ سماع پر دلالت کرے گی۔

یاد رہے کہ امام حبان رحمہ اللہ جرح و تعدیل کے زبردست امام ہیں، صرف اور صرف حبان کی توثیق سے متعلق انہیں تسامیل کہا گیا ہے لیکن اتصال و انقطاع کے فیصلہ میں وہ قطعاً تسامیل نہیں بلکہ ایسے معاملات میں وہ متقدم ہیں۔

اس کے برخلاف امام بزار اس پائے کے امام نہیں ہیں بلکہ کئی ایک محدث نے ان پر جرح کر رکھی ہے بلکہ خود حافظ زہیر علی زئی نے بھی بزار کو ایک جگہ متکلم فیہ بتلایا ہے۔

عرض ہے کہ جب یہ صورت حال ہے کہ امام بزار متکلم فیہ کا موقف ابن حبان زبردست ثقہ امام کے موقف سے ٹکرا رہا ہے، تو ظاہر ہے کہ اس صورت میں ابن حبان ہی کے موقف کو ترجیح دی جائے گی۔

علاوہ بریں جبیر بن مطعم کی اس حدیث کے کئی طرق ہیں اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ اس کے سارے طرق ضعیف ہیں تو بھی یہ تمام طرق ایک دوسرے کے ساتھ تقویت پا کر حسن لغیر و ہر حال میں بن جائیں گے بلکہ شواہد کے پیش نظر صحیح قرار پائیں گے۔

ذیل میں ہم حدیث جبیر بن مطعم کے دیگر طرق پیش کرتے ہیں:

طریق نافع بن جبیر:

امام دارقطنی رحمہ اللہ (التوفی: ۳۸۵ھ) نے کہا:

حدثنا يحيى بن محمد بن صاعد نا أحمد نا أحمد بن منصور بن سيار نا محمد بن بكير

الحضرمي نا سويد بن عبد العزيز عن سعيد بن عبد العزيز التميمي عن سليمان بن موسى عن نافع بن جبير بن مطعم عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: أيام التشريق كلها ذبح. (سنن الدارقطني: ۲۸۶/۲)۔

طریق عمرو بن دينار:

امام دارقطنی رحمہ اللہ (التوفی: ۳۸۵ھ) نے کہا:

حدثنا أبو بكر التيسابوري نا أحمد بن عيسى الخشاب نا عمرو بن أبي سلمة نا أبو معيد عن سليمان بن موسى أن عمرو بن دينار حدثه عن جبیر بن مطعم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: كل أيام التشريق ذبح. (سنن الدارقطني: ۲۸۶/۲)۔

طریق سلیمان بن موسیٰ:

امام دارقطنی رحمہ اللہ (التوفی: ۳۸۵ھ) نے کہا:

حدثنا أبو النعمان . قال: حدثنا سعيد بن عبد العزيز ، عن سليمان بن موسى ، عن جبیر بن مطعم ، عن النبي صلى الله عليه وسلم ، فذكر مثله ، وقال: كل أيام التشريق ذبح. (مسند أحمد ح: المسند: ۸۹۲/۲)۔

عبدالرحمن بن ابی حنین کے طریق سمیت حدیث جبیر بن مطعم کے یہ کل چار طرق ہیں، ہم نے حدیث جبیر بن مطعم کے دیگر تین طرق کو اختصار کے ساتھ محض پیش کرنے پر اکتفا کیا ہے اس کی سندوں پر تفصیلی بحث کے لئے شائقین محدث کبیر علامہ محمد رفیع ندوی کی دو کتابیں ”غایۃ التحقیق فی تصحیح ایام التشريق“ اور ”تصاريف قربانی کا“ دیکھیں۔

ان متعدد طرق کی بنیاد پر بہت سارے اہل علم نے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو صحیح یا حسن قرار دیا ہے۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ نے تعدد طرق کی بنا پر اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھیں: [إزاد المعاد: ۲۹۱/۲]۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں اس کے دو طریق کو نقل کیا ہے اور دوسرے طریق کے رجال کو

اقتد کہا ہے کما مثنیٰ یاد رہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اگر فتح الباری میں کوئی روایت نقل کر کے اس کی تضعیف نہ کریں تو وہ روایت ان کی نظر میں صحیح یا کم از کم حسن ہوتی ہے۔

علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھئے: التعليقات الحسان علی صحيح ابن حبان (۱/۶۸۱) و الصحیحہ (۲/۶۳۱) تحت الرقم: ۲۴۷۶۔

اسی طرح شعیب ارنؤوط اور ان کے رفقاء نے بھی اس حدیث کو تعدد طرق کی بنا پر صحیح کہا ہے۔ مثلاً دیکھئے: مسند احمد طبع الرصافہ (۳۱۶/۲۷) رقم: ۱۶۷۵۱۔

شیخ احمد التماری نے بھی اس حدیث کو تعدد طرق کے پیش نظر صحیح کہا ہے۔ دیکھئے: الإهدیٰ فی شرح الحدیث البدیۃ (۳/۵-۴-۳)۔

اسی طرح علامہ عبید اللہ مبارکیوری رحمہ اللہ نے بھی تعدد طرق سے اسے صحیح کہا ہے۔ دیکھئے: إصرار عدل المتطابق شرح مشکاة المصابیح (۱/۱۰۸)۔

اسی طرح معاصرین میں بہت سارے اہل علم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

✽ لطیفہ:

ابن الترمذی حنفی اور بعض نے انتہائی لاپرواہی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ کہہ دیا کہ اس کی سند میں اضطراب ہے یعنی سلیمان بن مویس نے الگ الگ دفعہ اپنے الگ الگ استاذوں سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

عرض ہے سند میں اس طرح کے اختلاف کو اضطراب نہیں تعدد طرق کہتے ہیں دوسری صورت یہ چیز حدیث کے لئے تقویت کا باعث ہے۔

یہ بہت بڑی بھول ہے کہ جو چیز بحمت حدیث پر دلالت کرتی ہو اسی کو تضعیف کی دلیل سمجھ لیا جائے۔ یاد رہے کہ یہ نظر یہ درست نہیں کہ ہر جگہ ضعیف حدیث دوسری ضعیف حدیث سے مل کر حسن لغیر ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ موقف کہ ضعیف حدیث ضعیف سے مل کر کسی بھی صورت میں حسن لغیر یا مقبول و حجت نہیں ہوتی ہے، باطل و مردود ہے بلکہ عصر حاضر کی بدعت ہے چودہ سو سالہ دور میں کسی ایک بھی عالم نے ایسا موقف اختیار نہیں کیا ہے۔ بلکہ معاصرین میں بھی حافظ زہیر علی زئی کے علاوہ

علم حدیث سے دلچسپی رکھنے والے کسی بھی عالم کے پاس میں ہمیں نہیں معلوم کہ اس نے علی الاطلاق اس طرح کی بات کہی ہو۔

دکتور خالد الدردیس اور عمر عبدالعظیم سلیم وغیرہ نے اس موضوع پر کتابیں لکھی ہیں مگر انہوں نے بھی یہ موقف نہیں اپنایا ہے کہ کسی بھی صورت میں ضعیف دوسری ضعیف سے مل کر تقویت نہیں پاسکتی یا مقبول و حجت نہیں ہو سکتی۔ لہذا حسن لغیر کو علی الاطلاق رد کر دینے والا نظریہ حافظ زہیر علی زئی کا نظر دے۔

✽ تیسری اور چوتھی حدیث: (حدیث ابی ہریرہ ابی سعید رضی اللہ عنہما)

امام تہذیب رحمہ اللہ (المتوفی ۳۵۸) نے کہا:

أخبرنا أبو سعد الماليني، أنبأ أبو أحمد بن عدي الحافظ، أنبأ عبد الله بن محمد بن مسلم، ثنا دحيم، ثنا محمد بن شعيب، ثنا معاوية بن يحيى عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، مرة عن أبي سعيد ومرة عن أبي هريرة رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم: أيام التشريق كلها ذبح.

دو صحابہ ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما اللہ کے نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تشریق کے سارے دن ذبح کے دن ہیں (السنن الکبریٰ: ۱/۵۹۶)۔

یہ حدیث بالکل صحیح اور اس کی سند بھی متصل ہے اس کے رجال کا مختصر تعارف ملاحظہ ہو:

✽ سعید بن المسیب القرشی:

آپ بخاری و مسلم اور کتب ستہ کے بہت ہی مشہور ثقہ راوی اور بہت بڑے امام ہیں آپ ہی تعارف کفایت نہیں۔

✽ محمد بن شہاب الزہری:

آپ بھی بخاری و مسلم اور کتب ستہ کے بہت ہی مشہور ثقہ راوی اور بہت بڑے امام ہیں آپ کسی

تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ پر تدلیس کا الزام باطل ہے اس کا کوئی ٹھوس ثبوت موجود نہیں ہے نیز بعض نے انہیں تدلیس ماننے کے باوجود بھی ان کی تدلیس کی قلت کے پیش نظر ان کے معاذ کو مقبول قرار دیا ہے۔

✽ معاویہ بن یحییٰ الصدیقی:

آپ ترمذی اور ابن ماجہ کے رجال میں سے ہیں آپ کو بے شک محدثین نے ضعیف کہا ہے لیکن آپ علی الاطلاق ضعیف نہیں بلکہ آپ ان روایات میں ضعیف ہیں جنہیں آپ نے غیر شام میں بیان کیا ہے لیکن جن روایات کو آپ نے شام میں بیان کیا ہے ان میں آپ ثقہ ہیں جیسا کہ اہل فن نے صراحت کی ہے چنانچہ:

✽ امام ابن حبان رحمہ اللہ (المتوفی ۳۵۴) نے کہا:

فجاء رواية الرازي عن انسحاق بن سليمان وذويه كانوا مقلوبة وفي رواية الشاميين عند الهقل بن زياد وغيره أشياء مستقيمة تشبه حديث الثقات

معاویہ کے راوی تلامذہ مثلاً سلیمان اور ان کے رفقاء نے معاویہ سے جو نقل کیا ہے وہ مقلوب معلوم ہوتا ہے اور اور ان کے شامی تلامذہ مقل بن زیاد وغیرہ نے ان سے ایسی باتیں نقل کی ہیں جو درست اور ثقہ کی احادیث کے موافق ہیں (المجروحین لاسن حاک: ۱۳/۳)۔

✽ امام ابو زرعہ الرازی رحمہ اللہ (المتوفی ۲۹۳) نے کہا:

ليس بقوى أحاديثه كلها مقلوبة ما حدث بالرمي والذي حدث بالشام أحسن حالا يوقى نكس ہیں ان کی وہ تمام احادیث مقلوب ہیں جو انہوں نے ”رے“ میں بیان کیا ہے اور جن احادیث کو انہوں نے ”شام“ میں بیان کیا ہے ان کی حالت بہتر ہے (الحصرح والتعديل لاسن اسی حاک: ۱۳۸۳)۔

اس بابت بہت ہی عمدہ اور مفصل بحث کے لئے دیکھیے: غایۃ التحقيق فی تصحیح الامام التشریق ص ۲۱ تا ۳۶ از علامہ محمد رئیس ندوی رحمہ اللہ۔

بعض اہل علم غالباً یہ فرق پیش نظر نہ رکھ سکے جس کے سبب انہوں نے اس سند کو ضعیف کہہ دیا اور امام ابو حاتم نے تو اس سند کو موضوع تک کہہ دیا جو حد درجہ مبالغہ اور غلو ہے اسی لئے علامہ البانی فرماتے ہیں:

قلت: وهذا من حديثه بالشام، فقد رواه عنه محمد بن شعيب، وهو ابن شاذان الدمشقي، ولذلك فقد غلا أبو حاتم حين قال كما رواه ابنه قتي العليل (۳۸۴/۲) هذا حديث موضوع عندى، والصواب عندى أنه لا ينزل عن درجة الحسن بالشواهد التي قبله، ولا سيما وقد قال به جمع من الصحابة كما فى ”شرح مسلم“ للبووى، والمجموع ۱/ (۳۹۰/۸)۔

میں (البانی) کہتا ہوں کہ یہ حدیث معاویہ کی شام میں بیان کردہ احادیث میں سے ہے کیونکہ اسے ان سے محمد بن شعیب نے روایت کیا ہے اور یہ شاذان دمشقی کے بیٹے ہیں، بنابرین ابو حاتم نے یہ کہہ کر غلو کیا ہے جیسا کہ ان کے بیٹے نے علل ج ۲ ص ۳۸ پر نقل کیا کہ انہوں نے کہا: یہ حدیث میرے نزدیک موضوع ہے۔ جبکہ صحیح بات یہ ہے کہ میرے نزدیک یہ حدیث ماقبل میں میں مذکور شاذان کے پیش نظر حسن درجہ سے کم نہیں ہے۔ بالخصوص جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے اسی کے موافق فتویٰ دیا ہے جیسا کہ شرح مسلم للبووی اور مجموع اللوئی (۳۹۰/۸) میں ہے (سلسلة الأحادیث الضعيفة ۱/ ۱۶۲)۔

✽ محمد بن شعيب القرشي:

آپ سنن اریجہ کے راوی اور بالا اتفاق ثقہ ہیں۔

✽ امام بخاری رحمہ اللہ (المتوفی ۲۵۶) نے کہا:

شامي، ثقة

آپ ثقہ شامی ہیں (اربع الثقات للعجلي: ج ۲ ص ۲۰۵)۔

✽ امام بیہقی رحمہ اللہ (المتوفی ۴۵۸) نے کہا:

ثقة

آپ ثقہ ہیں (المدخل للبيهقي ص ۲۴۶)۔

✽ تحریر القریب کی مؤلفین (دکتور بشار عواد اور شعیب ارکوبو) نے کہا:

ثقة، ولا نعلم فيه جرحاً معتبراً

آپ ثقہ ہیں ہم آپ کے سلسلے میں کوئی معتبر جرح نہیں جانتے (تحریر القریب: رقم ۵۹۵۸)۔

امام ابن الجوزی رحمہ اللہ (المتوفی ۵۹۷ھ) نے کہا:

كان ثقة

آپ ثقہ تھے المستطعم لابن الجوزی: ۱/۲۶۱۵۔

اس پوری تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث بالکل صحیح ہے، واللہ۔

فصل سوم

چار دن قربانی کی مشروعیت پر اقوال صحابہ

صحابہ کرام میں متعدد صحابہ کرام سے چار دن قربانی کے اقوال منقول ہیں ہماری رسائل ان اقوال کے اصل مراجع تک نہیں ہو سکی لیکن متعدد اہل علم نے ان صحابہ کی طرف بالجزم چار دن قربانی کا قول منسوب کیا ہے لیکن ہے ان اقوال کی صحیح سندیں ایسی کتب میں ہوں جن تک ہماری رسائی نہ ہو یا جو مفتور ہو چکی ہوں، یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف کتاب و سنت کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے نہ کہ امتیوں کے اقوال کی بھی اس لئے امتیوں کے اقوال کی صحیح سندوں کا مفتور ہو جانا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔

علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لأن الله تعالى لم يعهد لنا بحفظ أسماء كل من عمل بنص ما من كتاب أو سنة
ونما تعهد بحفظهما فقط كما قال: (وَمَا نَحْنُ بِذُرِّيَّةِ الذِّكْرِ وَنَأْتِيهِمْ لِحَافِظِهِمْ) فوجب

العمل بالنص سواء علمنا من قال به أو لم تعلم

اللہ تعالیٰ نے اس بات کی ضمانت نہیں لی ہے کہ کتاب و سنت پر عمل کرنے والے جملہ حضرات کے اسماء کی حفاظت کرے گا، بلکہ اس نے صرف کتاب و سنت کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے جیسا کہ فرمایا: (وَمَا نَحْنُ بِذُرِّيَّةِ الذِّكْرِ وَنَأْتِيهِمْ لِحَافِظِهِمْ) اس کی حفاظت کریں گے ایسی کسی بھی عابت شدہ نص پر عمل کرنا واجب ہوگا خواہ اس کے قائلین یا اس پر عمل کرنے والوں کے نام معلوم ہوں یا نہ ہوں (۱۵۷)۔

الرواف في السنة المطهرة: ص ۲۶۷۔

عام طور سے فقہاء اس نوعیت کے اقوال سے تحت پکڑتے ہیں اس لئے ہم ایسے اقوال کی فہرست پیش کرتے ہیں:

عبد الرحمن بن إبراهيم دحيم:

آپ بخاری البوادق و نسائی اور ابن ماجہ کے رجال میں سے ہیں اور بہت بڑے ثقہ متقن امام ہیں۔
حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی ۸۵۲ھ) نے آپ کے بارے میں محدثین کے اقوال کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے کہا: ثقة حافظ متقن، آپ ثقہ حافظ اور متقن ہیں (تقريب التهذيب لابن حجر رقم ۳۷۸۳)۔

جعفر بن أحمد الدمشقي:

آپ امام طبرانی کے شیوخ میں سے ہیں کسی بھی محدث نے ان پر کوئی جرح نہیں کی ہے بلکہ امام دارقطنی جیسے جلیل القدر محدث نے انہیں ثقہ کہا ہے، چنانچہ:

امام دارقطنی (المتوفی ۳۸۵ھ) کے شاگرد حمزہ بن يوسف السبکی نے کہا:

سألت عن جعفر بن أحمد بن عاصم أبي محمد البزار بدمشق فقال ثقة

میں نے امام دارقطنی سے جعفر بن احمد بن عاصم ابی محمد البزار دمشقی کے بارے میں پوچھا تو امام دارقطنی رحمہ اللہ نے کہا: یہ ثقہ ہیں اسماء الات حبرة للدارقطنی: ص ۱۹۱۔

امام دمشقی رحمہ اللہ (المتوفی ۸۰۷ھ) نے بھی انہیں ثقہ کہا دیکھئے: مجمع الزوائد: ۲۱/۵ رقم ۱۷۸۹۹۔

عبد الله بن عدي الجرجاني:

آپ بہت بڑے محدث ناقد امام اور الکامل فی شفاء الرجال کے مصنف ہیں آپ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔

أبو سعد أحمد بن محمد الماليني:

آپ بھی بہت بڑے محدث اور بڑے ثقہ امام ہیں۔

خطیب بغدادی رحمہ اللہ (المتوفی ۴۶۳ھ) نے کہا:

كان ثقة صدوقا متقنا

آپ ثقہ و صدوق اور متقن تھے (تاريخ بغداد للخطيب: ۲۴/۶)۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں درج ذیل حضرات سے چاردن قربانی کے اقوال مروی ہیں، تفصیل ملاحظہ ہو:

(۱) مفسر قرآن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما:

امام بیہقی رحمہ اللہ (المتوفی ۴۵۸ھ) نے کہا:

أخبرنا أبو حامد أحمد بن علي الحافظ، أنبأ زاهر بن أحمد، ثنا أبو بكر بن زياد السيبوري، ثنا محمد بن يحيى، ثنا أبو داود، عن طلحة بن عمرو الحضرمي، عن عطاء، عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: الأضحية ثلاثة أيام بعد يوم النحر عبد الله بن عباس رضي الله عنه نے کہا کہ قربانی یوم النحر (۱۰ ذی الحجہ) کے بعد تین دن (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ کے دن) ہیں۔ (یعنی یوم النحر عید کے دن کو لیکر کل چار دن قربانی کے ہیں) (السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۲۹۹)۔

اس کی سند ضعیف ہے لیکن اسی مقبوم کی بات ابن عباس رضی اللہ عنہما سے متعدد سندوں سے منقول ہے جس سے اس روایت کی تائید ہوتی ہے، چنانچہ:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی ۸۵۲ھ) نے کہا:

وقد روى بن أبي شبة من وجه آخر عن ابن عباس أن المعلومات يوم النحر و ثلاثة أيام بعده ورجح الطحاوي هذا لقوله تعالى وذكروا اسم الله في أيام معلومات على ما رزقهم من بهيمة الأنعام فإنه مشعر بأن المراد أيام النحر انتهى

امام ابن شیبہ نے ایک دوسری سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ (اللہ تعالیٰ نے جن معلوم دنوں میں قربانی کا حکم دیا ہے) ان معلوم دنوں سے مراد یوم النحر (۱۰ ذی الحجہ) کے بعد تین دن (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ کے دن) ہیں۔ اور اسے امام طحاوی نے اس لئے رائج قرار دیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "اور جو چھو پائے اللہ تعالیٰ نے ان کے دیئے ہیں معلوم دنوں میں ان پر اللہ کا نام ذکر کریں" اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں قربانی کے دن مراد ہیں اَضَح

الباری لابن حجر: ۴۵۸/۲]۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں ابن ابی شیبہ کی کتاب سے مذکورہ بالا روایت نقل کی ہے اور اس کی تضعیف نہیں کی ہے جس سے اس بات کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی نظر میں یہ سند صحیح ہے کیونکہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری کے مقدمہ میں صراحت کر دی ہے کہ وہ اس کتاب میں بطور شرح جو روایات درج کریں گے اور ان پر کلام نہیں کریں گے وہ ان کے نزدیک صحیح یا حسن ہوں گی۔

امام سیوطی رحمہ اللہ (المتوفی ۹۱۱ھ) نے کہا:

والخرج عبد بن حميد وابن المنذر وابن أبي حاتم عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: الأيام المعلومات: يوم النحر وثلاثة أيام بعده عبد بن حميد، ابن المنذر واور بن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ (اللہ تعالیٰ نے جن معلوم دنوں میں قربانی کا حکم دیا ہے) ان معلوم دنوں سے مراد یوم النحر (۱۰ ذی الحجہ) کے بعد تین دن (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ کے دن) ہیں۔ (الدر المنثور ۶/۳۷۶)۔ لیکن ان تینوں سندوں تک ہماری رسائی نہیں ہو سکی کیونکہ عبد بن حمید، ابن المنذر واور بن ابی حاتم کی دستیاب کتب میں یہ روایات موجود ہیں۔

تاہم اس کثرت طرق کی بنیاد پر یہی ظن غالب آتا ہے کہ چاردن قربانی کی کوئی نہ کوئی اصل عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ضرور ہے۔ اسی لئے اہل علم نے بالجزم عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو چاردن قربانی کا قائل بتلایا یا ہے کما سیاتی۔

بعض لوگ تنویر المقياس کو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ہی کی تفسیر مانتے ہیں اور اس سے حجت پکڑتے ہیں (جو درست نہیں) اس میں بھی ہے کہ:

﴿فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ﴾ معروفات أَيَّامُ الشَّرِيقِ ﴿عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ﴾ عَلَىٰ ذَبْحِهَا الْأَنْعَامِ

عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ (اللہ تعالیٰ نے جن معلوم دنوں میں قربانی کا حکم دیا ہے) ان

معلوم دنوں سے مراد ایام تشریق یعنی (۱۲، ۱۳، ۱۴ ذی الحجہ کے دن) ہیں، ان دنوں میں اللہ کے عطا کردہ چوپایوں یعنی قربانی کے جانوروں کو ذبح کرتے وقت ان پر اللہ کا نام لو۔ تصویر المساس من عبد ابن عباس رضی اللہ عنہ ۱: ۲۶۹۔

(۲) خلیفہ راشد علی بن ابی طالب

صاحب کثر العمال نے کہا:

عن علی قال: الأيام المعلومات يوم النحر وثلاثة أيام بعده (ابن الصلور)
امام ابن المنذر نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ (اللہ تعالیٰ نے جن معلوم دنوں میں قربانی کا حکم دیا ہے) ان معلوم دنوں سے مراد یوم النحر (۱۰ ذی الحجہ) اور اس کے بعد تین دن (۱۲، ۱۳، ۱۴ ذی الحجہ کے دن) ہیں۔ (ابن المنذر نے روایت کیا ہے) (کنز العمال: ۴۵۳۸)۔ نیز: (کشف الاستار: ۶۹۱)۔ مزید دیکھیں اسی کتاب کا صفحہ ۳۳۔

(۳) صحابی رسول جابر بن مطعم

امام نووی رحمہ اللہ (المتوفی ۶۷۶ھ) نے کہا:

وَأَمَّا آخِرُ وَقْتُ الشُّبْحَةِ فَقَالَ الشَّافِعِيُّ تَحْزُرُ فِي يَوْمِ النَّحْرِ وَأَيَّامِ التَّشْرِيقِ
الثَّلَاثَةِ بَعْدَهُ وَمَنْ قَالَ بِهَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَجَبْرِ بْنِ مَطْعَمٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ
امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جہاں تک قربانی کے آخری وقت کا مسئلہ ہے تو اس سلسلے میں امام شافعی کہتے ہیں کہ یوم الاضحیٰ اور اس کے بعد تشریق کے تینوں دنوں میں قربانی جائز ہے۔ اور یہی بات علی بن ابی طالب، جبیر بن مطعم اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے بھی کہی ہے (شرح مسلم: ۱۱۱۱۴)۔
"صحیح" ہے کہ جبیر بن مطعم سے مروی کئی احادیث میں ہے کہ "ایام تشریق قربانی کے دن ہیں" اسی بنا پر نجد نہیں کہ جبیر بن مطعم اپنی روایت کو وہ احادیث کے مطابق چار دن قربانی کے قائل ہوں۔

(۴) صحابی رسول اللہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

امام ابن کثیر رحمہ اللہ (المتوفی ۷۷۴ھ) نے کہا:

قال الحكم، عن مقسم، عن ابن عباس - الأيام المعلومات: يوم النحر وثلاثة أيام بعده، ويروى هذا عن ابن عمر، وإبراهيم النخعي، وإليه ذهب أحمد بن حنبل في رواية عنه.

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایام معلومات (قربانی کے معلوم دن) یوم النحر اور اس کے بعد کے تین دن ہیں اور یہی بات عبد اللہ بن عمر اور ابراہیم نخعی سے بھی مروی ہے اور ایک روایت کے مطابق یہی قوم امام احمد بن حنبل کا بھی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر: ۱۵۱ طبع ۱۴۱۷ھ)۔

فصل چہارم

چار دن قربانی پر قیاس صحیح

استاذ محترم ذاکر محمد مفضل مدنی حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

"قرآن و سنت کے علاوہ قیاس بھی پورے "ایام تشریق" کے ایام قربانی ہونے پر دلالت کرتا ہے، چنانچہ علامہ ابن القیم زاد المعاد (۲۹۱۲ھ) میں اس امر کی عقلی توجیہ بایں الفاظ میں فرماتے ہیں:

وَلَاِنَّ الثَّلَاثَةَ تَخْتَصُّ بِكَوْنِهَا اَيَّامٌ مِّنْى، وَاَيَّامُ الرَّمْيِ وَاَيَّامُ التَّشْرِيقِ، وَيَحْرُمُ صِيَامُهَا، فَهِيَ اخوةٌ فِي هَذِهِ الْاَحْكَامِ فَكَيْفَ تَفْتَرِقُ فِي جَوَازِ الدَّبْحِ بِغَيْرِ نَصٍّ وَلَا اِجْمَاعٍ... وَزَوَى مِنْ وَجْهَيْنِ مُخْتَلَفَيْنِ يَشُدُّ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: كُلُّ مَنِي مَنَحَرٍ، وَكُلُّ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ ذَبْحٌ

"یعنی بے شک ایام تشریق قربانی کے دن ہیں کیونکہ یہ مخصوص ہیں منی کے دن ہونے میں رمی کے دن ہونے میں اور ان دنوں کا روزہ حرام ہے، پس جب یہ تینوں دن ان تمام احکام میں برابر ہیں تو پھر قربانی کے حکم میں کیسے الگ ہو جائیں گے۔ (کہ کسی دن قربانی جائز ہو اور کسی دن ناجائز) جبکہ الگ ہونے پر نہ کوئی نص شرعی پایا جاتا ہے اور نہ ہی اجماع امت، بلکہ اس کے برعکس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مندرجہ

روایات آئی ہیں جن سے پورے ایام تشریق میں قربانی کرنے کا ثبوت ملتا ہے۔ [محلہ "التوعیہ" نشی دہلی نمبر ۱۹۹۱ ص ۱۳۶]۔

فصل پنجم

چاردن قربانی کی مشروعیت پر دلالت لغت

استاذ حرم ذاکر محمد مفضل مدنی حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

"مذکورہ دلائل کے علاوہ "ایام تشریق" کی مجتہدہ بھی ۱۳ ذی الحجہ کی قربانی کے جواز پر دلالت کرتی ہے۔ چنانچہ علامہ ابن حجر فتح الباری (۲۳۲/۲) میں اس سلسلے میں لکھتے ہیں:

وَسُمِّيَتْ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ لِأَنَّ لَحُومَ الْأَصْحَابِ تُشْرِقُ فِيهَا أَيْ تُشْرِقُ فِي الشَّمْسِ وَقِيلَ لِأَنَّ الْهَدْيَ لَا يُنَحَرُ حَتَّى تُشْرِقَ الشَّمْسُ

"یعنی ان تین دنوں کو (۱۳، ۱۲، ۱۱) ایام تشریق اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان دنوں میں قربانی کے گوشت کو دھوپ میں سوکنے کے لئے پھیلا یا جاتا ہے۔ نیز اس سلسلے میں یہ بات بھی کہی گئی ہے کہ چونکہ قربانی کے جانور سورج چمکنے سے پہلے دن نہیں کئے جاتے" [محلہ "التوعیہ" نشی دہلی نمبر ۱۹۹۱ ص ۱۳۶]۔

مولانا انعام اللہ صاحب قاسمی لکھتے ہیں:

"اس قول۔ یعنی مجتہدہ۔ کے بموجب ایام تشریق کا اطلاق جتنے دنوں پر بھی ہوگا اس کا تعلق ذبیحہ اور قربانی سے ہوگا۔ کیونکہ کوئی ایسا دن جس میں قربانی جائز نہ ہو تشریق کا دن نہیں کہا جاسکتا لہذا جب یوم النحر کے بعد تین دنوں کو یا تمام امت تشریق کہا گیا تو قربانی بھی یوم النحر کے بعد تین دنوں تک جائز ہوگی

[ایام قربانی ص ۱۲۶]۔

باب دوم

چاردن قربانی سے متعلق اقوال تابعین وانصہ ومحدثین

فصل اول

چاردن قربانی سے متعلق اقوال تابعین وتبع تابعین

تابعین میں سے درج ذیل جلیل القدر تابعین چاردن قربانی کے قائل تھے۔

امام اہل مکہ عطاء بن رباح رحمہ اللہ

امام لحاوی رحمہ اللہ (المتوفی ۲۲۱) نے کہا:

وَكَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِجَّاجٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَطْرِ الْوَرَّاقِ، أَنَّ الْحَسَنَ، وَعَطَاءَ، قَالَا: إِلَى آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

امام حسن اور امام عطاء رحمہ اللہ نے کہا کہ قربانی ایام تشریق کے آخری دن تک یعنی عید سے لیکر چاردن تک ہے [احکام القرآن للطحطاوی ۳۰، ۶/۲] وارجعہ ایضاً للبیہقی فی السنن الکبریٰ ۴۹۹/۶ من طریق حماد بن عیسیٰ وامتداد صحیح]۔

امام اہل بصرہ حسن بصری رحمہ اللہ

امام ابو عبد اللہ الحاکمی (المتوفی ۳۳۰) نے کہا:

حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: يَبْضَحُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ كُلِّهَا

حسن بصری رحمہ اللہ کہتے تھے تشریق کے تمام دنوں میں یعنی عید الاضحیٰ سمیت چاروں دنوں ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰ میں قربانی کی جائے [المناہی المحامی روائع ابن یحییٰ ص ۱۹۰] وارجعہ ایضاً للبیہقی فی السنن

الکبری ۹۹۹/۹ من طریق حماد بن عاصم و اسنادہ صحیح۔

✽ امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ

امام ترمذی رحمہ اللہ (التوفی ۲۵۸):

أخبرنا أبو حامد أحمد بن علي الحافظ، أنبأ زاهر بن أحمد، ثنا أبو بكر بن زياد النيسابوري، حدثنا محمد بن إسحاق، ثنا هيثم بن خارجة، ثنا إسماعيل بن عياش، عن عمرو بن مہاجر، أن عمر بن عبد العزيز قال: الأضحى يوم النحر وثلاثة أيام بعده فليذبح عمر بن عبد العزيز نے کہا کہ قربانی عید کے دن اور اس کے بعد تین دن ہے یعنی کل چار دن قربانی ہے [الس کبریٰ للبیہقی: ۹۹۹/۹ و اسنادہ صحیح]۔

اس کے علاوہ ورج ذیل تابعین سے بھی اہل علم نے چار دن قربانی کا قول نقل کیا ہے:

☆ امام زہری رحمہ اللہ۔

☆ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ

☆ امام کھول رحمہ اللہ

☆ امام اوزاعی رحمہ اللہ

☆ امام سلیمان بن موسیٰ رحمہ اللہ

دیکھئے: التہجد لابن عبد البر ۱۹۶/۲۳، شرح التودی علی مسلم ۱۱۱/۱۳، زاد المعاد لابن قیم: ۲۹۱/۲،

الحلی لابن حزم ۳۷۸/۷، تفسیر ابن کثیر دار طیبہ: ۳۱۶/۵۔

ایک اہم نکتہ:

تابعین میں ہمیں کوئی ایک بھی ایسی علمی شخصیت نہیں ملی جس سے تین قربانی کا قول باسند صحیح ثابت ہو اس کے برخلاف متعدد تابعین سے باسند صحیح چار دن قربانی کا قول منقول ہے، اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے صحابہ بھی چار دن قربانی ہی کے قائل تھے اور ان میں بعض کی طرف جو یہ منسوب ہے کہ وہ تین دن قربانی کے قائل تھے یا تو یہ نسبت یہ غلط ہے یا بھی انہوں نے تین دن والے قول سے رجوع فرما کر حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق چار دن قربانی والا موقف اپنایا تھا۔

✽ فصل دوم

چاردن قربانی اور انصہ اربعہ

✽ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ:

بعض نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی طرف تین دن قربانی کا قول منسوب کیا ہے۔ مگر ائمہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک قربانی کتنے دن تھی اس سلسلے میں امام ابو حنیفہ سے صحیح سند سے کوئی قول ہمیں نہیں ملا۔

✽ امام شافعی رحمہ اللہ:

امام شافعی رحمہ اللہ (التوفی ۲۰۴) نے اپنی کتاب میں فرمایا:

فَإِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ النَّسْرِ، ثُمَّ صَلَّي أَحَدًا، فَلَا ضَعْفَ لَهُ

جب تشریق کے آخری دن یعنی ۱۳ ذی الحجہ کو سورج غروب ہونے کے بعد کوئی قربانی کرے تو اس کی قربانی نہیں ہوگی (الام للشافعی: ۲۴۴/۲)۔

یعنی ۱۳ ذی الحجہ کو سورج غروب ہونے سے قبل کوئی قربانی کرے تو امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک وہ قربانی جائز ہوگی۔ معلوم ہوا کہ امام شافعی کے نزدیک قربانی کے چار دن ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ ہیں۔

✽ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ:

آپ کی طرف تین دن اور چار دن دونوں طرح کے اقوال منسوب ہیں۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ (التوفی ۷۷۳) نے کہا:

عن ابن عباس: الأيام المعلومات: يوم النحر وثلاثة أيام بعده، ويروى هذا عن ابن عمر، وإبراهيم النخعي، وإليه ذهب أحمد بن حنبل في رواية عنه.

عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ (اللہ تعالیٰ نے جن معلوم دنوں میں قربانی کا حکم دیا ہے) ان معلوم دنوں سے مراد یوم النحر (۱۰ ذی الحجہ) اور اس کے بعد تین دن (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ کے دن) ہیں۔ یہی بات عبداللہ بن عمر، ابراہیم نخعی سے بھی مروی ہے اور ایک روایت کے مطابق امام احمد رحمہ اللہ کا بھی یہی

مذہب ہے (تفسیر ابن کثیر) ۱/۱۶۵ طبع ۱۹۶۵ء لبرنیکس، الانتصار فی معرفة الراجح من الخلاف للشمس دہلوی (۸۷۱۴)۔

❁ امام مالک رحمہ اللہ:

آپ نے تین دن قربانی والا موقف اپنایا ہے لیکن اس سلسلے میں آپ نے کوئی حدیث پیش نہیں کی ہے غالباً موطا میں آپ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے قول کی بنیاد پر یہ موقف اپنایا ہے۔ لیکن خود ابن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف چاردن قربانی والی قول بھی منسوب ہے جیسا کہ ماقبل میں ابن کثیر رحمہ اللہ کے حوالہ سے گذر چکا۔

❁ فصل سوم

چاردن قربانی سے متعلق اقوال محدثین و محققین

❁ امام ابن المذہب رحمہ اللہ (المتوفی ۳۱۹):

آپ نے کہا:

ووقت الأضحیٰ يوم النحر، وثلاثة أيام بعده أيام التشريق

قربانی کا وقت عید کا دن اور اس کے بعد تشریق کے تین دن ہیں (الإمام لابن المذہب ۳۷۶)۔

❁ امام بیہقی رحمہ اللہ (المتوفی ۳۵۸):

آپ نے کہا:

وحديث سليمان بن موسى أولاهما أن يقال به والله أعلم

سليمان بن موسى (چاردن قربانی والی حدیث) زیادہ مناسب ہے کہ اس کے مطابق موقف

اپنایا جائے (السنن الكبرى للبيهقي ۵۰۱۱۹)۔

❁ امام أبو الحسن الواحدي رحمہ اللہ (المتوفی ۳۶۸):

آپ نے کہا:

وأول وقت الذبيح إذا مضى صدر يوم النحر إلى أن تغرب الشمس من آخر أيام

التشريق.

قربانی کا وقت عید کے دن سے لیکر تشریق کے آخری دن تک ہے (السنن الوسيط للواحدی ۳۶۸۱۳)۔

❁ امام نووی رحمہ اللہ (المتوفی ۶۷۶):

آپ نے کہا:

ويخرج وقت التضحية بغروب الشمس في اليوم الثالث من أيام التشريق.

قربانی کا وقت تشریق کے آخری دن سورج غروب ہوتے ہی ختم ہوگا (روحة الطالبين للناووي ۴۶۸۱۲)۔

❁ شيخ الاسلام ابن تيمية رحمہ اللہ (المتوفی ۷۲۸):

آپ نے کہا:

وآخر وقت ذبح الأضحية آخر أيام التشريق

قربانی کا آخری وقت تشریق کا آخری دن ہے (الفتاوى الكبرى لابن تيمية ۳۸۴۱۵)۔

❁ امام ابن قیم رحمہ اللہ (المتوفی ۷۵۱):

آپ نے کہا:

وقد قال علي بن أبي طالب رضي الله عنه: أيام النحر يوم الأضحية، وثلاثة أيام

بعده وهو مذقت إمام أهل البصرة الحسن، وإمام أهل مكة عطاء بن أبي رباح، وإمام

أهل الشام الأوزاعي، وإمام فقهاء أهل الحديث الشافعي رحمه الله واختاره ابن

السند: ولأن الثلاثة تختص بكونها أيام منى، وأيام الرمي وأيام التشريق، ويخرج

صياضها، فهي إخوة في هذه الأحكام فكيف تقترب في جوار الذبح بغير نص ولا

إجماع. وزوي من وجهين مختلفين يشد أحدهما الآخر عن النبي صلى الله عليه

وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: (كُلُّ مَنِي مَنَحْوٍ، وَكُلُّ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ذَبْحٌ)

اور علی رضی اللہ عنہ نے کہا: قربانی کے دن عید کا دن اور اس کے بعد تین دن ہیں اور یہی اہل بصرہ کے امام حسن بصری کا موقف ہے اور یہی اہل مکہ کے امام عطاء بن ابی رباح کا موقف ہے اور یہی اہل شام کے امام ابو زاعری کا موقف ہے اور یہی فقہائے اہل الحدیث کے امام شافعی کا موقف ہے اور اسے ہی امام ابن المذہب نے اختیار کیا ہے اور پورے ایام تشریق یہ مخصوص ہیں مٹی کے دن ہونے میں مٹی کے دن ہونے میں اور ان دنوں کا روزہ حرام ہے، پس جب یہ تینوں دن ان تمام احکام میں برابر ہیں تو پھر قربانی کے حکم میں کیسے الگ ہو جائیں گے۔ (کہ کسی دن قربانی جائز ہو اور کسی دن ناجائز) جبکہ الگ ہونے پر نہ کوئی نص شرعی پایا جاتا ہے اور نہ ہی اجماع امت، بلکہ اس کے برعکس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد روایات آئی ہیں جن سے پورے ایام تشریق میں قربانی کرنے کا ثبوت ملتا ہے (اد السعد: ۱/۲: ۱۲۹۶)۔

✽ امام ابن کثیر رحمہ اللہ (المتوفی ۷۷۴ھ):

آپ نے کہا:

وَأَنَّ الرَّاجِحَ فِي ذَلِكَ مَذْهَبُ الشَّافِعِيِّ، رَحِمَهُ اللَّهُ، وَهُوَ أَنَّ وَقْتَ الْأَضْحِيَّةِ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ إِلَى آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

اور اس سلسلے میں رائج امام شافعی رحمہ اللہ کا مذہب ہے اور وہ یہ کہ قربانی کا وقت عید کے دن سے لیکر تشریق کے آخری دن تک ہے (عسر ابن کثیر، دار طبع: ۱/۲: ۵۶۶)۔

✽ امام شوکانی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۲۵۰ھ):

آپ نے کہا:

أَرْحَحُهَا الْمَذْهَبَ الْأَوَّلَ لِلْأَحَادِيثِ الْمَذْكُورَةِ فِي الْبَابِ وَهِيَ يَقْوَىٰ بِغَضِهَا بِغَضِهَا چاردن قربانی والا موقف رائج ہے کیونکہ اس سلسلے میں دار و احادیث ایک دوسرے سے مل کر قوی ہو جاتی ہیں (اجل الاوطار: ۱/۵: ۱۴۹)۔

✽ باب سوم

صرف تین دن قربانی کے موقف کی حقیقت

✽ فصل اول

صرف تین دن قربانی کے موقف پر سرے سے کوئی دلیل ہی نہیں

✽ الف: صرف تین دن قربانی پر قرآن مجید سے کوئی ثبوت نہیں:

پچھلے صفحات میں یہ تفصیل گزر چکی ہے کہ چاردن قربانی کی مشروعیت پر قرآن مجید میں دو آیتیں موجود ہیں، مگر صرف تین دن قربانی کی مشروعیت پر قرآن مجید میں ایک حرف بھی موجود نہیں، یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کے معترف خود احناف حضرات بھی ہیں چنانچہ کسی بھی فتنی عالم نے صرف تین دن قربانی کی مشروعیت پر کسی بھی قرآنی آیت سے استدلال نہیں کیا ہے۔

✽ ب: صرف تین دن قربانی پر کوئی حدیث رسول نہیں نہ صحیح نہ ضعیف نہ موضوع:

قارئین نے ابھی پڑھا کہ احناف کے موقف پر قرآن مجید سے کئی ثبوت نہیں اور آپ کو یہ جان کر یقیناً حیرت ہوگی کہ صرف تین دن قربانی کے مسئلہ پر احناف کے پاس کوئی حدیث رسول بھی نہیں نہ صحیح نہ ضعیف بلکہ لطف تو یہ ہے کہ اس مسئلہ پر ہمارے علم کی حد تک کوئی موضوع اور من گھڑت حدیث بھی نہیں۔ غور کرنے کی بات ہے کہ جس مسئلہ کے متعلق قرآن و حدیث میں ایک حرف بھی موجود نہ ہو ای کو حق سمجھنا پھر اس پر اصرار کرنا کس قدر ضلالت و گمراہی کی بات ہے۔

ترجمہ: غیر متعلق حدیث سے بعض الناس کا بھونڈا استدلال:

کچھ لوگوں نے جب یہ دیکھا کہ ان کے موقف پر قرآن و حدیث میں کوئی دلیل نہیں تو وہ بولکلہ اپنی غیر متعلق حدیث سے استدلال کرنے لگ گئے، چنانچہ غالی حنفی ابو بکر غازی پوری کہتے ہیں:

حدیث نبوی میں تین دنوں سے زیادہ قربانی کا گوشت ذخیرہ کر کے کھانے پینے کی ممانعت کی گئی ہے لہذا تین دن سے زیادہ قربانی کرنی بھی منوع ہوئی وہ دہائی و مہینہ و سالہ قصداً قربانی کا اس ۶۱۱ از علامہ محمد رفیع ندوی۔

عرض ہے کہ:

اولاً:

عجب بے جوڑ بات ہے کہاں تین دن سے زیادہ گوشت جمع کرنے کی ممانعت اور کہاں چار دن قربانی کرنے کی مشروعیت، بھلا ان دونوں میں کیا مناسبت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے اور رکھنے کی ممانعت کی ہے نہ کی تین دن سے زائد قربانی سے روکا ہے۔ پھر یہ دو مختلف باتیں ایک دوسرے سے کیا واسطہ رکھتی ہیں۔

ثانیاً:

اختلاف یہ مانتے ہیں کہ قربانی کے دوسرے اور تیسرے دن بھی یعنی ۱۱ ذی الحجہ اور ۱۲ ذی الحجہ کو بھی قربانی کر سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں پیش کردہ حدیث کے مطابق وہ دن مزید قربانی کا گوشت رکھ اور کھا سکتے ہیں۔ یعنی ۱۱ ذی الحجہ کو قربانی کریں تو اگلے دو دن بھی یعنی ۱۲ اور ۱۳ ذی الحجہ تک گوشت رکھ اور کھا سکتے ہیں۔

غور کیجئے ان صورتوں میں عید الاضحیٰ کے بعد پانچویں اور چھٹے دن بھی قربانی کا گوشت رکھ اور کھا سکتے ہیں لہذا جب یہ بات ہے تو اگر کوئی پانچ یا چھ دن قربانی کا قائل ہو تو مذکورہ حدیث اس کے بھی مخالف نہ ہوگی چہ جائے کہ چار دن قربانی کے قائلین کے مخالف ہو، فہم۔

ثالثاً:

کوئی شخص قربانی کے لئے پہلے دن یعنی (۱۰ ذی الحجہ) کے بالکل آخری وقت میں قربانی کا جانور ذبح کرے جبکہ یہ دن ختم ہونے والا ہو تو اس کے بعد تین دن قربانی کے گوشت رکھنے اور کھانے کا مطلب

یہ ہے کہ ۱۳ ذی الحجہ تک قربانی کا گوشت رکھ اور کھا سکتے ہیں۔ لہذا اختلاف کے مذکورہ اصول کی روشنی میں خود پیش کردہ حدیث ہی سے ثابت ہوتی ہے کہ قربانی کے چار دن ہیں۔

رابعاً:

پیش کردہ حدیث کا علم صرف ایک سال کے لئے تھا، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے یہ حکم منسوخ ہو گیا اور صحابہ کرام قربانی کے گوشت تین دن سے زیادہ دنوں تک رکھنے اور کھانے لگے۔ حتیٰ کہ خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے قربانی کا گوشت ذخیرہ کیا جاتا تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ماہ ذی الحجہ کے بعد تک کھایا کرتے تھے۔ جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔ (بخاری رقم ۱۵۵۷)۔

بعض روایات کے مطابق صحابہ کرام حج کے موقع پر ہونے والی قربانی کے گوشت نمکین پانی میں پکا کر خشک کر کے ذخیرہ کر لیتے تھے اور اسے سال بھر کھایا کرتے تھے (مسند احمد، ج ۱، ص ۸۵ و ۸۶ اسناد حسن)۔

آلرپ اختلاف کے مذکورہ اصول کو بروئے کار لایا جائے تو لازم آئے گا کہ ماہ محرم تک قربانی مشروع ہے بلکہ سال بھر کے ہر دن قربانی کرنا مشروع ہے۔

فصل ثانی

صحابہ کی طرف غلط نسبت

انس بن مالک رضی اللہ عنہ:

امام طحاوی رحمہ اللہ (المتوفی ۳۲۱) نے کہا:

وما قد حدثنا (۴) شعبۃ، عن قتادة، عن أنس، قال: الأضحی یومان بعده

صحابی رسول أنس رضی اللہ عنہ نے کہا: قربانی عید کے بعد دو دن ہے (اصحکام، شعر اللہ المصححون، ۶)

۲۰۶ رقم ۱۵۷۶۔

حافظ زبیر علی زئی نے اس اثر کو صحیح قرار دیا دیکھئے فتاویٰ عمیہ، ج ۲، ص ۱۸۰۔

عرض ہے کہ اس اثر کو صحیح قرار دینا باطل و یکسر مردود ہے، تفصیل ملاحظہ ہو:

یہاں امام طحاوی براہ راست امام شعبہ سے روایت کر رہے ہیں جبکہ امام طحاوی کی پیدائش ۲۳۸ھ ہے اور ان کی پیدائش سے ۸۷ سال پہلے ۱۶۰ھ ہی میں امام شعبہ رحمہ اللہ فوت ہو چکے ہیں پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ امام طحاوی رحمہ اللہ اپنی پیدائش سے ۸۷ سال پہلے فوت ہوتے والے امام شعبہ سے براہ راست روایت کریں۔

نیز امام طحاوی کی اسی کتاب میں شعبہ کے طریق سے جو دیگر مرویات ہیں وہاں امام شعبہ اور طحاوی کے بیچ دوراوی کا واسطہ ہے مثلاً پیش کردہ انس رضی اللہ عنہ کے اثر کے فوراً بعد ہی ایک روایت یوں ہے: کما قد حدثنا ابراہیم بن مرزوق، قال: حدثنا ابو الوليد الطيالسي، قال: حدثنا شعبه، عن قتادة، عن الحسن، قال: النحر ثلاثة ايام بعد يوم النحر یعنی حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا کہ قربانی عید الاضحیٰ کے بعد تین دن اور ہے (یعنی کل چار دن قربانی ہے) [احکام القرآن للطحاوی ۶/۲۰۶، رقم ۱۵۷۷، اسناد صحیح]۔

یہ روایت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے فوراً بعد ہی ہے اور اس کی سند میں بھی شعبہ موجود ہیں لیکن شعبہ اور امام طحاوی کے بیچ دوراوی "ابراہیم" اور "ابو الولید" کا واسطہ ہے۔ یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ انس رضی اللہ عنہ والے اثر میں امام طحاوی اور شعبہ کے بیچ دوراویوں کا واسطہ ہے۔

اب یہ دوراوی کون ہیں اس بات کا کوئی اتا پتا نہیں ہے اس لئے یہ سند سخت ضعیف ہے اسے صحیح قرار دینا باطل و مردود ہے۔

چونکہ امام طحاوی اللہ ہیں اس لئے وہ باتیں ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ امام طحاوی پوری سند بیان کرنا بھول گئے ہیں یا پھر دوسری یہ کہ نسخ میں ابتدائے سند سے دوراوی ساقط ہو گئے ہوں۔ بہر صورت معاملہ کچھ بھی ہو یہ سند اھوری ہے اس لئے اسے صحیح قرار دینا بکسر باطل و مردود ہے۔

حافظ زبیر علی زئی پر سخت حیرت ہے کہ موصوف نے طحاوی کی اس سند کو بغیر کسی وضاحت کے کیسے صحیح قرار دے دیا۔

واضح رہے کہ شعبہ ہی کے طریق سے ابو القاسم بن بشران نے بھی نقل کیا ہے، چنانچہ:

ابو القاسم بن بشران (التوفی ۴۳۰ھ) نے کہا:

أخبرنا أبو أحمد حمزة بن محمد بن العباس بن الحارث، نا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ حَيَّانَ الْمَدَائِنِيِّ، نا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، نا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ، قَالَا: نا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: "الذَّبْحُ بَعْدَ النَّحْرِ يَوْمَيْنِ" [المعتمد السعداوية لأبي طاهر السلفي، مخطوط رقم أحمد العصری، ۱۲/۱۶، نسخة السعداوية]۔

لیکن یہ روایت سخت ضعیف ہے اس کی سند میں ایک راوی "محمد بن عیسیٰ بن حیان المدائنی" ہے اس پر محدثین نے سخت جرح کی ہے چنانچہ:

✽ امام دارقطنی رحمہ اللہ (التوفی ۲۸۵ھ) نے کہا:

متروک الحديث

یہ متروک الحدیث ہے [سؤالات الحاکم للدارقطنی، ص ۱۳۵]۔

✽ امام حاکم رحمہ اللہ (التوفی ۴۰۵ھ) نے کہا:

واھی الحديث مرة

یہ بہت ہی کمزور حدیث والا ہے [معالات السخری للحاکم، ص ۴۱۵]۔

✽ امام ہیثمہ اللہ الکافی (التوفی ۴۱۸ھ) نے کہا:

ضعیف

یہ ضعیف ہے [تاریخ بغداد، مطبعة السعداوية، ۳۹۹/۲، اسناد صحیح]۔

لہذا یہ سند بھی مردود ہے۔

امام ابن حزم نے بھی شعبہ کے طریق سے یہ روایت نقل کی ہے چنانچہ کہا:

ومن طريق وكيع عن شعبة عن قتادة عن أنس قال: الأضحية يوم النحر ويومان بعده

انس نے کہا کہ: قربانی عید کے دن اور اس کے بعد دو دن ہے [المحلى، دس جرم، ۱/۲۰۱]۔

لیکن اس کی سند بھی اھوری ہے کیونکہ امام ابن حزم نے امام اورانی تک اپنی سند پیش نہیں کیا ہے لہذا یہ سند بھی مردود و غیر معتبر ہے۔

الغرض یہ کہ شعبہ کے طریق سے اس اثر کی کوئی بھی صحیح سند موجود نہیں ہے۔

البتہ امام بخاری رحمہ اللہ نے سعید کے طریق سے اسی اثر کو یوں نقل کیا:

أخبرنا أبو نصر بن قتادة، أنبا أبو عمرو بن نجيد، أنبا أبو مسلم، ثنا عبد الرحمن بن حماد، ثنا سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، عن أنس قال: الذبيح بعد النحر يومان أنس رضي الله عنه قال: قرباني عيدك بعد يومين (الشمس الكبرى للبيهقي: ۱۹۰، ۲۰۰)۔ لیکن اس سند سے بھی یہ روایت مروی ہے کیونکہ اس میں قتادہ کا معنی ہے اور قتادہ یہ تیسرے طبقہ کے مدرس ہیں دیکھئے: (مطبوعات المدلسین ص ۵۸)۔

یاد رہے کہ طحاوی وغیرہ کی سندوں میں بھی قتادہ کا معنی ہے لیکن وہاں اسے روایت کرنے والے شعبہ ہیں اور شعبہ جب قتادہ سے روایت کریں تو قتادہ کا معنی مقبول ہوتا ہے لیکن چونکہ وہاں شعبہ سے نیچے سند ثابت ہی نہیں اس لئے قتادہ سے پہلے شعبہ کے مذکور ہونے کا کوئی فائدہ بھی نہیں۔

اور تہمتی کی روایت میں شعبہ نہیں سعید بن ابی مرویہ ہیں اس لئے یہاں قتادہ کا معنی مستمر ہے۔

نیز خود سعید نے بھی ان سے روایت کیا ہے اور یہ بھی مدرس ہیں (مطبوعات المدلسین ص ۳۹)۔ خلاصہ یہ کہ یہ تین دن قربانی سے متعلق انس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب اثر کی کوئی ایک سند بھی صحیح و محبت نہیں ہے۔

❦ **علی رضی اللہ عنہ:**

امام طحاوی رحمہ اللہ (التوفی ۳۲۱) نے کہا:

قد حدثنا أحمد بن أبي عمران، قال: حدثنا عبيد الله بن محمد التميمي، قال: حدثنا حماد بن سلمة بن كهيل، عن حجة، عن علي، قال: النحر ثلاثة أيام ملي رضي الله عنه قال: قرباني تين دن ہے (احکام القرآن للطحاوی: ۵۲۳، ۲)۔ طاہر زبیر علی زئی نے اس اثر کو حسن کہا ہے، دیکھئے فتاویٰ طبریہ: ج ۲ ص ۱۸۰۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ اثر ضعیف و مرویہ ہے اس کی سند میں کئی عطشیں اور انت پلٹ باتیں ہیں لیکن اس کے مروی ہونے کے لئے بس یہی ایک بات کافی ہے کہ امام طحاوی کے استاد "أحمد بن أبي عمران" کی

توثیق کسی بھی امام سے پسندیدہ ثابت نہیں ہے۔

ہمارے ناقص علم کے مطابق صرف ابن یونس مصری سے ان کی توثیق منقول ہے، چنانچہ:

خطیب بغدادی رحمہ اللہ (التوفی ۳۶۳) نے کہا:

حدثنا الصوري أخبرنا محمد بن عبد الرحمن الأزدي حدثنا عبد الواحد بن محمد بن مسروق حدثنا أبو سعيد بن يونس قال أحمد بن أبي عمران الفقيه يكنى أبا جعفر واسم أبي عمران موسى بن عيسى من أهل بغداد وكان مكيناً في العلم حسن الدراية بالوان من العلم كثيرة وكان ضريب الصور وحدثنا بحدث كثيرة من حفظه وكان ثقة (تاريخ بغداد، مطبعة السعادة: ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹،

کے بارے میں کہا:

قوله: روى عن عمر وعلى وابن عباس أنهم قالوا: أيام النحر ثلاثة أفضلها أولها

قلت: غريب جدا

موقف نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قربانی کے تین دن ہیں اور ان میں افضل پہلا دن ہے۔ میں (امام رضی اللہ عنہما) کہتا ہوں کہ یہ بہت ہی عجیب و غریب ہے (المصباح: ۲۷۸۱۲)۔

علامہ محمد بن زبیر رحمہ اللہ نے بھی ”منہال“ کے سبب اس روایت کو ضعیف کہا ہے (تذکرۃ قربانی: ص ۳۶)۔

منہال بن عمرو کی اسی روایت کو ابن حزم نے بھی نقل کرتے ہوئے کہا:

ومن طريق وكيع عن ابن أبي ليلى عن المنهال عن سعيد بن جبيرة عن ابن عباس النحر ثلاثة أيام. (المحلى بالآثار لابن حزم: ۴۰۱۶)۔

لیکن اس میں منہال بن عمرو سے روایت کرنے والا ابن ابی لیلی ہے جس کے بارے میں گذشتہ طور میں بتایا جا چکا ہے کہ یہ بالاتفاق ضعیف ہے۔ مزید یہ کہ ابن حزم رحمہ اللہ نے اس روایت کو مسترد کر دیا ہے۔

نیز امام ابن حزم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب اسی بات کو ایک اور طریق سے ذکر کرتے ہوئے کہا:

ومن طريق ابن أبي شيبة نا هشيم عن أبي حمزة عن حروب بن ناجية عن ابن عباس قال: أيام النحر ثلاثة. (المحلى بالآثار لابن حزم: ۴۰۱۶)۔

میں نے کہا اس کی سند میں کئی خرابیاں ہیں۔

”حروب بن ناجیہ“ کی توثیق کسی نے بھی نہیں کی ہے۔ ”ابو حمزہ عمران بن ابی عطاء“ کو جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔ ”ہشیم بن بشیر الواسطی“ نے عن سے روایت کیا ہے اور یہ تیسرے طبقہ کے ہیں (مجموعۃ المؤلفات لابن عساکر: علی بن ابی حمزہ: ۶۶)۔

علامہ ابن ابی حزم نے مکمل سند ذکر کر دی نہیں کی ہے لہذا یہ روایت سخت ضعیف ہے۔

❦ **عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ**

صحابہ میں صرف انہیں سے تین دن قربانی کا قول ثابت ہے چنانچہ مولانا امام مالک میں بسند

تک ان سے تین دن قربانی والا قول مروی ہے لیکن گذشتہ طور میں گذر چکا ہے کہ انہیں کی طرف چاروں قربانی کا قول بھی منسوب ہے ممکن ہے آپ نے بعد میں رجوع فرماتے ہوئے حدیث کے موافق اپنا موقف بدل لیا ہے، اور یہ پہلے انصاف سے (اعلم ہونے کے سبب تین دن قربانی کی بات کہی ہو، اللہ اعلم)۔

❦ فصل ثالث

اجماع کا جموٹا دعویٰ اور جمہور کی طرف غلط انتساب

بعض الناس کا یہ معمول بن چکا ہے کہ عوام کو مروجہ کرنے کے لئے آئے دن اپنے ہر مسئلہ پر اجماع کا دعویٰ کرتے پھرتے ہیں، انہوں نے حسبِ مادت اس مسئلہ پر بھی اجماع کا دعویٰ ٹھونک دیا۔

در اصل ان کے پاس مسئلہ زیر بحث میں دلیل کے نام پر نہ قرآن ہے نہ حدیث اس لئے اجماع ہی کے سہارے رعب ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں حالانکہ نص شرعی کے بغیر کسی بھی دینی مسئلہ پر اجماع ناممکن ہے، علامہ ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے آذاف ز قاف میں بڑی تفصیل سے یہ مسئلہ واضح کیا ہے۔

اور حیرت کی بات ہے کہ اس مسئلہ میں دعوائے اجماع کا قول ایک ایسے امام کی طرف منسوب کیا جا رہا ہے جس نے کسی بھی مسئلہ پر سر سے سے مدعی اجماع ہی کو کذاب قرار دیا ہے۔ چنانچہ چھوٹے لوگ کہتے ہیں کہ امام احمد رحمہ اللہ نے تین دن قربانی پر اجماع نقل کیا ہے (الموسم: ۱۲۷) ماری پوری لی تحریر:۔

عرض ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ کی طرف منسوب یہ بات قطعاً مذبذب ہے اس کے باطل و مردود ہونے کے لئے بس یہی بات کافی ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ نے کسی بھی مسئلہ پر اجماع کا دعویٰ کرنے والے ہی کو کذاب قرار دیا ہے، چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”من ادعى الإجماع فهو كاذب وما يذكره لعل الناس يحتفلوا“

جس نے اجماع کا دعویٰ کیا وہ بہت بڑا جھوٹا شخص ہے اسے لیا پتا کہ لوگوں نے اس میں اختلاف کیا

ہوگا (مسائل احمد: روایت ابن عبد اللہ ص: ۳۶)۔

بعض الناس کے سامنے جب یہ حقیقت واضح کی جاتی ہے کہ تین دن قربانی پر اجماع کا کوئی ثبوت نہیں تو یہ پلٹ کر یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ یہ جمہور کا موقف ہے حالانکہ یہ بات سراسر جھوٹ اور افتراء ہے۔ اور حقیقت یہ کہ جمہور چاروں قربانی کے قائل ہیں متعدد اہل علم نے چاروں قربانی کے موقف کو جمہور کا

موقف قرار دیا ہے چنانچہ: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا

وَحُجَّةُ الْجُمْهُورِ حَدِيثُ جُبَيْرِ بْنِ مَطْعَمٍ رَفَعَهُ فِجَاجٌ مَنِ مَسَحَ وَفِي كُلِّ أَيَّامِ الشَّوْبِقِ ذَبْحُ الْخُرَجَةِ أَحْمَدُ لِكُلِّ هِي سِدِّهِ انْقِطَاعُ وَوَصْلَةُ الدَّارِ قُطْنِي وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ جُبَيْرُ بْنُ مَطْعَمٍ (چار دن قربانی کے قائلین کی دلیل) جبیر بن مطعم کی حدیث ہے کہ مٹی کا ہر راستہ قربان گاہ ہے اور شریعت کے تمام دن ذبح کے دن ہیں اسے امام احمد نے روایت کیا لیکن اس کی سند منقطع ہے اور امام دارقطنی سے اسے موصول روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں (فتح الباری لابن حجر: ۸۷۱)۔

امام ماوردی نے کہا:

أَمَّا أَيَّامُ نَحْرِ الصَّحَابَا وَالْهَدَايَا فَمُخْتَلَفٌ فِيهَا عَلَى ثَلَاثَةِ مَذَاهِبٍ: أَحَدُهَا: وَهُوَ مَذْهَبُ الشَّافِعِيِّ وَجُمْهُورِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَالْفُقَهَاءِ أَنَّهَا أَرْبَعَةُ أَيَّامٍ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ إِلَى آخِرِ أَيَّامِ الشَّوْبِقِ الثَّلَاثَةِ حَتَّى تَغِيبَ شَمْسُهُ.

قربانی کے جانور اور حدی کے جانور کو ذبح کرنے کے ایام کی بابت تین طرح کا اختلاف ہے، جن میں پہلا یہ ہے اور یہی امام شافعی رحمہ اللہ اور جمہور صحابہ و تابعین اور فقہاء کا موقف ہے کہ قربانی کے چار دن ہیں، عید کے دن سے لیکر تشریق کے تینوں دنوں تک یہاں تک کی تشریق کے آخری دن کا سورج غروب ہو جائے (الحاوی للکبیر فی فقہ مذہب الإمام الشافعی: ۱۵۱/۱۲۷)۔

خلاصہ بحث:

قرآنی آیات احادیث صحیحہ اور جمہور سلف صالحین سے اسی بات کا ثبوت ملتا ہے کہ قربانی کے کل چار دن ہیں۔

مصر جیٹر میں ہجرات اہل حدیث کا یہ منظر موقوف ہے، معاصرین میں کیا اہل علم نے اسی موقف کی تصدیق کی ہے؟ علامہ البانی رحمہ اللہ، شیخ ابن باز رحمہ اللہ، شیخ شعبین رحمہ اللہ وغیرہم وکھینے: (الصحة: رقم ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸

NASIHA
Har haal Tasleem ke saath

Large, vibrant bouquet with
scentfully rich, red and
orange. See it on air
www.lorenz.it

www.dawateislami.net

AhluSunnah
www.ahlussunnah.in



Ahlu Sunnah
 Secretary: Murtaza Ali Khan, D.D.

Adidas promotes diversity
Madisonville, Ky, which along
eye opening Internet
Research. It is a must for
Gente and people working
internship.

مطعم التل السمكة
التي هي 14 كيلو جرام
السمكة

وہابی مسلمانوں کے ہاتھوں میں آئے۔

Walk in at IIC Centres in open hours to discuss about Islam & ask? to an Aalim.



Misbati

10am-6pm
for total Islamic guidance and
Tarbiyah of Sisters

Head Office: Kuria
 Suite No. 8, Swahili Chamber
 below Koma-Nairobi, Home
 Laps Nairobi 1, P.O. Box
 Kura 89, Nairobi-Kenya
 T 01 27 228847 www.kuria.com

Branch: Another!
And for Mike and me, I got
your Another-Southampton Mass'd
Another (W), Morris #0056
That's all for now. I'll be in touch again.

Branch: Jogeshwar
Shop No. A, Ayub Cinema
Behind Plot, NIS Road
Jogeshwar (E), Mumbai - 400060
T: 011-26199999



Islamic
Information
Centre

مركز المعلومات الإسلامية